بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ و علیٰ عبدہٖ المسیح الموعود

REGD NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۸ — شمارہ ۴۱

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر (بذریعہ بحری ڈاک) ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN - 143516.

۱۸ ذیقعدہ ۱۳۹۹ ہجری — ۱۱ اخاء ۱۳۵۸ ہش — ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۹ ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل کے ذریعہ موصولہ مورخہ ۳۰ ستمبر ۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

* — حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

قادیان ۸ اخاء (اکتوبر) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان آج صبح نو بجے حیدرآباد کے سفر پر روانہ ہوئے۔ آنمحترم کی عدم موجودگی میں محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قائم مقام ناظر اعلیٰ اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائم مقام امیر مقامی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مقامی طور پر حضرت بیگم صاحبہ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کا

جماعت ہائے احمدیہ وادیٔ کشمیر کا تربیتی دورہ

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر ۔ انچارج تبلیغ صوبہ کشمیر

جیسا کہ احبابِ کرام کو اخبار بدر میں شائع ہونے والے اعلانات سے علم ہوا کہ اس سال ۹ و ۱۰ ستمبر کو سرینگر میں جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی سالانہ کانفرنس منعقد ہونے والی تھی۔ مگر بعض وجوہ اور حکام کی طرف سے بروقت کانفرنس کے انعقاد کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے یہ کانفرنس ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا گیا — تاہم محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان، وادیٔ کشمیر کی جماعتوں کا تربیتی دورہ فرمانے کی غرض سے مورخہ ۸ ستمبر کو اسلام آباد پہنچے۔ کھنہ بل مقام پر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے نمائندوں نے معزز مہمانوں کا پرتپاک استقبال کیا۔ بعد ازاں معزز مہمان، مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ جہاں ان کے قیام کا انتظام تھا۔

بیجبہاڑہ و باڑی پورہ

مورخہ ۹ ستمبر کو معزز مہمان ایک بجے دن بیجبہاڑہ، محترم سید محمد شاہ صاحب سیفی کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اور شام کو پانچ بجے باڑی پورہ پہنچ گئے۔ جماعت احمدیہ باڑی پورہ کے احباب نے قصبہ کے باہر معزز مہمانوں کا شاندار استقبال کیا۔ بعد ازاں جلوس کی شکل میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے احمدیہ مسجد باڑی پورہ پہنچے۔ جہاں استقبالیہ اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر رکن تربیتی و تبلیغی وفد نے کی۔ اور نظم مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے پڑھی۔ بعدہٗ محترم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ باڑی پورہ نے معزز مہمانوں کی باڑی پورہ میں تشریف آوری پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے خوش آمدید کہا۔

اسی طرح مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر اور مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک نے بھی مختصر تقاریر کیں۔ بعدہٗ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اپنی تقریر میں اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کہ ایک بار پھر اس نے ہمیں آپ سے ملنے کی توفیق عطا فرمائی۔ مورخہ ۱۰ ستمبر کو بعد نماز فجر محترم مولانا صاحب موصوف نے احمدیہ مسجد میں درس دیا اور نماز باجماعت کی پابندی اور دیگر تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

چک امیرچھ ۔ نونہ مئی

مورخہ ۱۰ ستمبر کو دس بجے دن محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی، نونہ مئی تشریف لے گئے۔ نونہ مئی کی جماعت نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ چار بجے شام نونہ مئی سے چک امیرچھ کے لئے روانگی ہوئی۔ چک امیرچھ کی جماعت نے پرتپاک خیر مقدم کیا اور چھ بجے شام احمدیہ مسجد نونہ مئی میں ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، مکرم محمود احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر کی نظم خوانی کے ساتھ ہوا۔ بعد ازاں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اپنے خطاب میں فرمایا، جماعت احمدیہ کا ہر قدم ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ جو اس سلسلہ کو معدوم کرنے کی فکر کرے گا خدا اُسے ناکام رکھے گا۔ جماعت کے مخالفین جو جماعت کو مٹانا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ذلیل و خوار کیا۔ اور ان کو ناکام و نامراد رکھا۔

بعدہٗ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا۔ احمدیت چک امیرچھ میں آپ کے بزرگان کے ذریعہ آئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کی انہیں سعادت نصیب ہوئی۔ اب آپ افرادِ جماعت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں۔ تاکہ وہ بھی اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چل کر خادمِ دین بنیں۔ آپ نے مختلف مثالیں دے کر بڑی وضاحت کے ساتھ جماعت کے افراد کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں شیخ عبدالحمید صاحب صدر جماعت احمدیہ چک امیرچھ نے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا نافلہ ہم میں موجود ہے اور آنمحترم پہلی مرتبہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے ہیں۔ آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے حاضرین سمیت دعا فرمائی اور جلسے کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

اردونی ۔ برازلو

مورخہ ۱۱ ستمبر کو ہر دو بزرگان صبح اردونی تشریف لے گئے۔ اردونی وہ گاؤں ہے جہاں ہمارے احمدی احباب ولی محمد صاحب بٹ اور محمد خلیل صاحب بٹ کے مکانات ۵ اپریل ۱۹۷۹ء کو جلا دیئے گئے تھے بزرگانِ کرام ہر دو احمدی احباب کے مکانات پر تشریف لے گئے۔ ان کو تسلی دی اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کو نعم البدل عطا فرمائے۔ اردونی کے بعد بزرگانِ کرام دوپہر کو برازلو تشریف لے گئے۔

باڑی پورہ میں جلسہ سیرت النبیؐ

مورخہ ۱۱ ستمبر کو شام پانچ بجے مسجد احمدیہ باڑی پورہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ اس جلسے کی تشہیر کے لئے مقامی جماعت نے ایک پوسٹر بھی شائع کیا تھا۔ جلسے کی کارروائی کا آغاز مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم غلام نبی صاحب ناظر کی نظم خوانی سے ہوا۔ جلسے کی پہلی تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تھی۔ آپ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر تقریر فرماتے ہوئے آنحضرت صلعم کی مکی زندگی کے حالات و واقعات، آپ کا صبر و استقلال، بڑی وضاحت سے سامعین کے سامنے رکھا۔ آپؐ نے مختلف واقعات اور حالات پیش کر کے

(آگے ص ۹ پر ملاحظہ فرمایئے)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن۔ ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ::

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۱/اخاء ۱۳۵۸ہش!

اِمروز قومِ مَن نشناسد مقامِ مَن
روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

(مسیح موعودؑ)

ھر چیز کا ایک موسم ہوتا ہے۔ جب اُس کا موسم گزر جائے تو وہ چیز نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر جب آم کا موسم ہوتا ہے تو بکثرت آم بازار میں نظر آتے ہیں اور اپنی کثرت کے مطابق ارزاں قیمت پر دستیاب ہوتے ہیں۔ لیکن جوں جوں اس کا موسم گزرتا جائے گا توں توں قلت ہوتی جائے گی اور ساتھ ہی قیمت میں بھی اضافہ ہوتا جائے گا۔ حتّٰی کہ ایک وقت وہ آجاتا ہے کہ کوڑیوں کی چیز اشرفیوں میں بھی بمشکل ملتی ہے ـــــ!

اسی طرح انتشارِ رُوحانیت کا بھی ایک موسم ہوتا ہے۔ جب خداتعالیٰ کے مامور و مرسل دنیا میں آتے ہیں اور اُن کے ساتھ ملائک کی فوجیں اترتی ہیں۔ تب نیکیوں کے۔ رُوحانیت کے۔ نُورانیت کے اور خداتعالیٰ کے قُرب کو پانے کے بے شمار راستے نکل آتے ہیں۔ اور ایک زبردست رُوحانی انقلاب کی تیاری شروع ہو جاتی ہے ـــــ اور یہ بڑی زبردست دلیل ہوتی ہے اُس مامور ربّانی کی صداقت کی، جو خداتعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے جانے کا دعوٰی کرتا ہے۔ کہ اس کی بعثت کے ساتھ ہی رُوحانیت کا انتشار شروع ہو جاتا ہے۔ جس طرح مدّتوں کی پیاسی زمین، بارانِ رحمت کے نزول کے ساتھ پھُولتی اور پھر اپنی روئیدگی نکالتی ہے۔ بعینہٖ خداتعالیٰ کے مامور کی بعثت کے ساتھ رُوحانی تشنگی کے دُور ہونے اور سیرابی کے سامان ہوتے ہیں۔ سعید رُوحوں میں چھپے ہوئے جوہر ظاہر ہونے لگتے ہیں اور ایک نمایاں امتیاز اور ایک کھُلا فرقان مامورِ الٰہی کے پیروکاروں اور ان کے غیروں میں چشمِ بینا کو نظر آنے لگتا ہے۔

چودہویں صدی ہجری کا زمانہ وہ مبارک زمانہ ہے۔ جس میں خداتعالیٰ نے اُس موعود کو مبعوث فرمایا، جس کی ساری اقوام منتظر تھیں۔ وہ مسیح اور مہدی جس کی بعثت کے ساتھ اسلام کا عالمگیر غلبہ مقدّر تھا۔ اِس صدی میں ظاہر ہوا۔ چنانچہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

میَں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میَں وہ ہوں نُورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

آپؑ اپنے دعوٰی کی نسبت وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"اے بندگانِ خُدا آپ لوگ جانتے ہیں کہ جب امساکِ باراں ہوتا ہے اور ایک مدّت تک مینہ نہیں برستا۔ تو اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کوئیں بھی خشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس جس طرح جسمانی طور پر آسمانی پانی بھی زمین کے پانیوں میں جوش پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر جو آسمانی پانی ہے (وحیٔ الٰہی) وہی سِفلی عقلوں کو تازگی بخشتا ہے۔ سو یہ زمانہ بھی اسی رُوحانی پانی کا محتاج تھا۔ میَں اپنے دعوٰی کی نسبت اس قدر بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میَں عین ضرورت کے وقت خداتعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں .... نہ صرف یہ ہے کہ میَں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بُلاتا ہوں۔ بلکہ زمانے نے مجھے بُلایا ہے۔"

(براہینِ احمدیہ حصّہ پنجم ضمیمہ آخر)

اسی طرح اپنی بعثت کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خداتعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خُداتعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میَں دُنیا میں بھیجا گیا۔" (رسالہ الوصیّت)

اِس مُنادی کے بعد چند سعید رُوحیں آپؑ کے گرد جمع ہوئیں جن کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی تھی۔ اشاعتِ اسلام کا کام شروع ہوا جس کا سرمایہ چند روپے تھے۔ روپے تو کہنا ہی نہیں چاہیئے۔ چند مخلص دل تھے جو اپنے آقا کے اشاروں پر اشاعتِ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو ساری دنیا میں بلند کرنے کی تڑپ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ــــ!

وقت کے ساتھ ساتھ خداتعالےٰ کے فضل سے ان مخلص اور ایثار پیشہ سعیدوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ حتّٰی کہ وہ قافلہ جو چالیس افراد کی تعداد پر مشتمل حضرت امام مہدی علیہ السلام کی قیادت میں غلبۂ اسلام کی منزل کی طرف اپنا سفر شروع کیا تھا آج اُس کے ساتھ ایک کروڑ سے زائد نفوس شامل ہیں۔ اور چند روپوں پر مشتمل وہ بجٹ جس سے اشاعتِ اسلام کا کام شروع کیا گیا تھا۔ آج کروڑوں روپے تک پہنچ چکا ہے۔
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ـــ!

لیکن ایک بات سوچنے والی ہے اِس موقعہ پر۔ کہ وہ چند مخلص دل جو نہایت کسمپرسی کے زمانہ میں۔ شدید مخالفانہ ماحول میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے نُورِ ایمان سے منوّر ہوئے اور پھر اپنے خُون پسینے سے اُس تخم کی آبیاری کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں بویا گیا، اُن کا مقام اور آج ایمان لانے والوں اور ہزاروں لاکھوں روپے کی مالی قربانیاں پیش کرنے والوں کا مقام برابر ہے؟ ہنیں۔ ہرگز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں مٹھی بھر جَو دینے والوں کی قربانی، اُس قربانی سے یقیناً اعلیٰ و افضل تھی جو بعد میں، فتوحات کے زمانے میں، یدخلون فی دین اللّٰہ افواجاً کے زمانے میں ہزاروں درھم و دینار کی صورت میں پیش کی گئی ـــــ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایک دو دو آنے چندہ دینے والوں کا نام اپنی اُن تصانیف میں جو قیامت تک روحانی خزائن کے طور پر محفوظ رہیں گی درج فرما دیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص کہے کہ میں دس بیس لاکھ روپے چندہ دیدیتا ہوں میرا نام ان کتابوں میں آجائے تو بھی یہ ممکن نہیں ـــــ وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔ زمانہ زمانہ میں فرق ہوتا ہے مختلف حالات میں اجر و ثواب کی کیفیت بدل جاتی ہے ـــ!!

حضرت امام مہدی علیہ السلام نے ان لوگوں کو جو آپؑ کے مرتبہ و مقام کو نہیں پہچان رہے تھے۔ اور اُس عہدِ زرّیں کی برکات سے بے بہرہ تھے، مخاطب کر کے اپنے ایک فارسی شعر میں (جسے ہم نے اپنے مضمون کا عنوان بنایا ہے) فرمایا تھا۔ کہ یاد رکھو میری قوم اگر آج میرے مرتبہ و مقام کو نہیں پہچان رہی اور اُن برکات سے جو میری بعثت کے ساتھ اور خصوصاً میرے اسی زمانے کے ساتھ وابستہ ہیں، حصّہ نہیں لیتی۔ تو وہ وقت آنے والا ہے جب وہ اس مبارک زمانے کو یاد کر کے کفِ افسوس ملیں گے۔ روئیں گے اور پچھتائیں گے۔ اور ان کی نسلیں ان پر افسوس کرتے ہوئے بصد حسرت کہیں گی۔ اے کاش ہمارے اسلاف اُس زمانے میں حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لائے ہوتے! کہیں ان کا نام بھی اُس سنہری دور کی تاریخ کا حصّہ بن جاتا!! آج ہم بھی صحابیؓ کی اولاد شمار ہوتے۔!!!

لیکن اِس زمانے کی نسل کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے خلیفۂ ثالث بڑی بھاری بشارتوں کے ساتھ آپ کو بلا رہے ہیں۔ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم آپ کے ایمان و اخلاص۔ آپ کے ایثار و قربانی کی آج بھی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ خداتعالےٰ کے قُرب کو پانے کا میدان آپ کے لئے آج بھی خالی ہے۔ آج جو اس کارواں میں شامل ہوں گے وہ بھی خوش قسمت ہوں گے بہ نسبت اُن کے جو آج سے دس بارہ سال بعد جب غلبۂ اسلام کی صدی شروع ہو جائے گی تو بکثرت قوموں کی احمدیت میں شمولیت دیکھ کر داخلِ سلسلہ ہوں گے۔

بشارت تو اِس سلسلہ عالیہ میں بادشاہوں کی شمولیت کی بھی ہے۔ لیکن کیا کوئی بادشاہ اپنی ساری سلطنت بھی راہِ خدا میں دیکر وہ مقام حاصل کر سکتا ہے جو اوّل المبائع حضرت حاجی الحرمین حکیم الاُمّت مولٰینا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ، کو حاصل ہوا۔ نہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے:۔

"اخلاص والے کو خدا ضائع نہیں کرتا۔ ہمارے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس جنگل میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر خدا نے کیا کیا سامان بنا دیئے۔ ایک آدمی کا قابو کرنا مشکل ہوتا ہے، کتنے آدمی آپؐ کے ساتھ ہو گئے۔ ہمارے متعلق اللہ تعالےٰ کی وحی ہے۔ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" (آگے صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیے)

خطبہ جمعہ

ایک مسلمان کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور ہر آن جھکنے والا اور اس کی کامل اطاعت کی کوشش کرنے والا ہو

سب سے کارگر اور مؤثر ہتھیار جو ایک مسلمان کو دیا گیا وہ دعا اور پھر محبت و شفقت اور بے لوث خدمت کا ہتھیار ہے

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خیر رکھے اور اس مقصد کے حصول کے سامان پیدا ہوں جس کے لئے یہ اجتماعات ہوتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۴ تبوک ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۱۴ ستمبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

دوست جانتے ہیں کہ کئی دفعہ دو ایک سال ہوئے مجھے (Heat Stroke) لُو لگنے کا عارضہ ہو چکا ہے اور جسے اس طرح گرمی بیماری کی شکل پیدا کر دے وہ گرمی سے ہمیشہ ہی تکلیف اُٹھاتا ہے۔ گرمی بیماری بن جاتی ہے۔

آج بھی بجلی ہم سے روٹھی ہوئی ہے اور گرمی بھی ہے۔ میں مختصراً آپ سے کچھ کہوں گا۔

جو بات میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگلے ماہ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱ کو

خدام الاحمدیہ کا اجتماع

ہو رہا ہے اور اس سے ایک ہفتہ بعد انصار اللہ کے اجتماع کی تاریخیں مقرر ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح خیر رکھے اور خیر سے یہ اجتماعات منعقد ہوں۔

پہلے بھی میں نے توجہ دلائی ہے ذکر کے ماتحت۔ اس وقت بھی میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں خدام الاحمدیہ کی عمر کی نمائندگی ہر جماعت سے ہونی چاہیئے۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع سوائے چند تنزل کے سالوں کے ہمیشہ ہی پہلے سے بڑھ چڑھ کر تعداد کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں۔ لیکن میرے دل میں یہ خواہش ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ

جماعتی تربیت کے لئے

یہ ضروری ہے کہ خدام و انصار کے اجتماع میں جماعت ہائے پاکستان کی تمام جماعتیں شمولیت اختیار کریں۔ یہ درست ہے کہ بعض جماعتیں بڑی ہیں اور بعض تعداد میں بڑی ہی مختصر۔ بعض دفعہ دو چار گھرانوں پر مشتمل ایک جماعت ہوتی ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ بعض جماعتیں فعّال ہیں۔ تندہی سے اپنے

دینی فرائض انجام دینے والی

ہیں۔ اور بعض سُست ہیں۔ اور ان کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ بعض اضلاع کے امراء اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے اور وقت خرچ کرتے اور توجہ سے کام لیتے ہوئے کوشش کرتے ہیں کہ جو ان کی ذمہ داریاں ہیں وہ پوری طرح ادا کریں۔ اور بعض اضلاع کے امراء نسبتاً سُست، سُستی اور کمزوری دکھانے والے ہیں۔

یہ بھی درست ہے کہ ہمارے بعض مربی صاحبان کو اللہ تعالیٰ ایثار کے ساتھ اور محبت اور پیار کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی توفیق عطا کرتا ہے۔ اور وہ جماعت کے لئے ایک نمونہ بنتے اور حقیقی معنی میں قائد ہوتے ہیں اور اپنے پیچھے دوسروں کو نیکی کی راہوں پر چلاتے ہیں۔ لیکن ہمارے بعض مربی ایسے بھی ہیں جو اپنے کام کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ جن کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کے ساتھ پیار اس طرح نہیں جس طرح آگ بھڑک رہی ہو اور بے چین کر دینے والی ہو اور اس کے نتیجہ میں وہ علاقے جن میں وہ کام کر رہے ہوتے ہیں سُست ہو جاتے ہیں اور ان مربی اصحاب کو ایک منٹ کے لئے بھی کوئی فکر لاحق نہیں ہوتی حالانکہ ان کی تو نیندیں حرام ہونی چاہئیں۔ اگر کسی جگہ وہ سُستی اور کمزوری اور کوتاہی دیکھیں۔ یہ سب باتیں اپنی جگہ درست لیکن یہ بھی درست ہے کہ

میری یہ خواہش ہے

کہ کوئی ایسی جماعت نہ رہے جس کا کوئی نمائندہ اس اجتماع میں شامل نہ ہو۔ اس لئے میں اُمرائے اضلاع کو اور مربی صاحبان کو اور ان کو جو ان لوگوں کی نگرانی کرنے والے ہیں یہ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہیں اس بات کے کہ ہر جماعت سے خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں نمائندہ آئے۔ اگر چھوٹی جماعت ہے ایک نمائندہ آئے مگر آئے ضرور۔ ہر جماعت سے انصار اللہ کے اجتماع میں نمائندہ شامل ہو۔ خواہ ایک ہی ہو اگر وہ چھوٹی جماعت ہو۔ لیکن آئے ضرور۔

ہمارے یہ اجتماع دُنیوی میلے نہیں۔ یہ اجتماع ذہنی اور اخلاقی تربیت کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ ذہنی تربیت کے لئے اس معنی میں کہ بہت سی نیکی کی باتیں، شامل ہونے والوں کے کانوں میں پڑتی ہیں اور ذہنوں میں جِلا پیدا ہوتا ہے اور اخلاقی لحاظ سے اس معنی میں کہ اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے خدام و انصار کو کہ حقیقی مسلمان بننے کی کوشش کرو۔ (خُلُقُہُ القُرآن)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایک نمونہ ہیں آنے والی نسلوں کے لئے اس معنی میں کہ آپؑ کے اندر دو خصوصیات نمایاں طور پر پائی جاتی تھیں۔ ایک آپ حنیف تھے۔ دوسرے آپ مسلم تھے۔ حَنِیۡفًا مُّسۡلِمًا ہر وقت خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہنے والے اور ہر دم

اللہ تعالیٰ کے احکام بجالانے والے

اطاعت کرنے والے۔ یہ نمونہ ایسا ہے جسے نظر انداز آنے والی نسلیں بھی نہیں کر سکتیں۔ نمایاں طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی میں یہ دو باتیں قرآن عظیم کے بیان کے مطابق پائی جاتی ہیں۔ حَنِیۡفًا مُّسۡلِمًا آپؑ کی زندگی کے متعلق تو اس وقت میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ مختصر کہنا چاہتا ہوں۔

قرآن کریم فرماتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے قریب تر دو گروہ ہیں۔ ایک وہ جو آپ پر ایمان لائے اور آپ کی جماعت میں شامل ہو گئے اور ایک وہ گروہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا۔ اور اُمتِ مسلمہ میں شامل ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور نوعِ انسانی کی خاطر عاجزانہ دعائیں

بھی کیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اُن کے سامنے بیان کی اور غور سے دیکھا جائے تو صدیوں صدیوں اپنی نسل کو اس بات کے لئے تیار کیا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا وجود پیدا ہو تو اسے قبول کریں اور اس قابل ہو جائیں اس عرصہ میں، کہ جو ذمہ داریاں کامل طور پر ایک کامل کتاب کے نازل ہونے کے ساتھ اُمّتِ مسلمہ پر پڑنے والی تھیں جن کے پہلے مخاطب یہ لوگ ہونے والے تھے اُن کو اُٹھانے کے لئے وہ تیار ہوں۔

پس

ایک مسلمان کی بنیادی خصوصیّت

یہ ہے کہ وہ حنیف بھی ہو اور مسلم بھی ہو۔ خدا تعالیٰ کے حضور ہر آن عاجزانہ جھکنے والا بھی ہو اور خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت کرنے کی کوشش کرنے والا بھی ہو۔ یہ دونوں باتیں ہزارہا پہلو اپنے اندر رکھتی ہیں۔ ایک ایسا درخت ہے جس کی ہزارہا شاخیں ہیں۔ بعض پہلو ایسے ہیں جو ہم خدام الاحمدیہ میں نمایاں دیکھنا چاہتے ہیں۔ بعض پہلو ایسے ہیں جو ہم انصار اللہ کے نام سے جو جماعت موسوم ہے اُن میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہر دو پہلو کا تعلق جیسا کہ قرآن کریم نے ہمیں بتایا اس حقیقت سے باندھا گیا ہے، وابستہ کیا گیا ہے کہ بنی نوع انسان کی خیرخواہی اور خدمت کرنی ہے اور نوع انسانی کے سُکھ کا سامان پیدا کرنا، ان کے دکھوں کو دُور کر کے۔ یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے اُمّتِ مسلمہ پر۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

کے اعلان میں۔

خدمت، خدام الاحمدیہ کا نام بھی یہ ذمہ داری بتاتا ہے۔ بہترین خدمت انسان دُعا کے ذریعہ سے نوع انسانی کی کر سکتا ہے۔ انسان یا انسانوں کی کوئی جماعت اپنے طور پر کسی قسم کی کوئی طاقت نہیں رکھتی۔ جب تک اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کو توفیق عطا نہ کرے اور دنیا میں کوئی تبدیلی رُونما ہو نہیں سکتی جب تک خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی منشاء کے مطابق خیر کی تبدیلی نما کرنے کے سامان پیدا نہ کرے۔ اس واسطے سب سے

کارگر اور مؤثر حربہ،

ہتھیار جو ایک مسلمان کو دیا گیا، وہ (ایٹم بم نہیں) دُعا کا ہتھیار ہے۔ اور اس سے زیادہ کارگر اور ہتھیار نہیں۔ اور دوسرے نمبر پر جو ہتھیار دیا گیا وہ (ہائیڈروجن بم کا ہتھیار نہیں یا اس سے بھی مہلک ہتھیار ہے) بلکہ محبّت اور شفقت، بے لوث خدمت اور

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ کا

کی جو کیفیت بیان کی گئی ہے وہ کیفیت سُنّتِ نبوی کی پیروی کرتے ہوئے اپنے اندر پیدا کرنا، اس سے تعلق رکھتی ہے۔ بعض پہلو ایسے ہیں جو خدام الاحمدیہ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ بعض پہلو ایسے ہیں جو انصار اللہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

اِن اغراض کو سامنے رکھ کے بار بار یاد دہانی کرانے کے لئے یہ اجتماع ہر سال ہوتے ہیں۔ جماعت دُعا کرے جیسا کہ میں نے شروع میں دُعا کی کہ اللہ سب خیر رکھے۔ اور خیر سے یہ اجتماع منعقد ہوں اور خدا تعالیٰ جس مقصد کے لئے یہ اجتماع منعقد ہوتے ہیں اُس مقصد کے حصول کے سامان پیدا کرے اور ہر جماعت کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ اس میں حصہ لینے والی ہو۔ اور امرائے اضلاع اور مربّیان کو، اور خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے عہدیداروں کو اللہ تعالیٰ ہمّت عطا کرے کہ وہ اس بات میں کامیاب ہوں کہ کوئی جماعت ایسی نہ رہے جس کا نمائندہ نہ آیا ہو۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہو جائیں پھر آئندہ سال پہلے کی نسبت

زیادہ جماعتوں کی نمائندگی

ہوگی۔ اِس لئے کہ ہر سال نئی جماعتیں بن جاتی ہیں۔ اور پھر ایسے سامان پیدا ہوں خدا کرے کہ زیادہ سے زیادہ نئی جماعتیں بنیں۔ زیادہ سے زیادہ نئی جماعتوں کے نمائندے ہوں۔ اور ہر سال جس طرح موسم بہار میں زندہ درخت ایک نئی شان اور پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ انسان کی آنکھوں کے سامنے اپنی سبزی کو ظاہر کرتے ہیں اور اپنے حُسن کو پیش کرتے ہیں۔ اُس سے زیادہ ہمارے اجتماع عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے دنیا کی نگاہ اور اللہ تعالیٰ کے حضور حُسنِ بیان اور حُسنِ عمل کو پیش کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ اور عقل عطا کرے۔ ہمّت اور عزم دے اور کامیابی کی انتہا ہمارے لئے مقدّر کر دے۔ آمین :

خلاصہ خُطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ ستمبر ۱۹۷۹ء

ربوہ ۲۱ ستمبر۔ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے اہل ربوہ کو خصوصاً اور دنیا بھر کے احمدی مسلمانوں کو عموماً ان کی اُن ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو کہ جلسہ سالانہ کی آمد آمد کے سلسلہ میں ان پر عائد ہوتی ہیں۔ حضور نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیوں کو ہدایت فرمائی کہ ہر ملک میں سے احمدیوں کے نمائندے جلسہ سالانہ پر آنے چاہئیں۔ اس ضمن میں حضور نے مزید فرمایا کہ اس سلسلے میں باقاعدہ منصوبہ بندی کی جائے تاکہ اُن احباب کو یہاں آکر کوئی تکلیف نہ ہو اور وہ جلسہ کی عظیم الشان برکات سے پُورے طور پر مستفیض ہو سکیں۔ پاکستان میں بسنے والے احمدیوں کے متعلق حضور نے فرمایا کہ وہ اپنی روایات اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنے کی کوشش کریں۔

حضور ایدہُ اللہ نے اس سلسلے میں اہل ربوہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک طوعی اور نفلی اجتماع ہے اس لئے ابھی سے جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے دُعائیں شروع کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ اہل ربوہ جلسہ کا نظام چلانے کے لئے اتنے رضاکار دیں کہ کام کرنے والوں کی کوئی کمی نہ رہے اس کے علاوہ جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے مکانات فراہم کرنے کی طرف بھی حضور نے خصوصی توجہ دلائی۔ حضور نے مزید فرمایا کہ اس کے علاوہ ربوہ کی صفائی کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ربوہ کو ایک غریب دلہن کی طرح صاف ستھرا اور خوبصورت بنا دیں۔ اس کے لئے کسی سنگھار کی ضرورت نہیں۔ البتہ صفائی ستھرائی اور نظافت کا اہتمام ضروری ہے۔

حضور نے آخر میں دُعا فرمائی کہ ہم جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے والے ہوں۔:

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی علالت اور خصوصی دُعاؤں کی تحریک

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مشن انگلستان کے مُرسلہ کیبل گرام سے معلوم ہوا ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا (جو آجکل یورپ اور امریکہ کے بھی دَورہ پر ہیں) ۲۸ ستمبر بروز جمعہ لندن میں اپریشن ہونا تھا۔ اپریشن کی نوعیت کے متعلق کیبل گرام میں کوئی وضاحت نہیں

احبابِ جماعت دردِ الحاح سے دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترم صاحبزادہ صاحب کا حافظ و ناصر ہو۔ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ دَورہ مکمّل فرمانے کے بعد کامل صحت اور عافیت اور سلامتی کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھمّ آمین :

(الفضل مؤرخہ ۳۰/۹/۷۹)

درخواستِ دُعا:- برادرم مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی اہلیہ محترمہ کئی سالوں سے دِل کا ایک والو (value) بند ہونے کے سبب بیمار چلی آرہی ہیں۔ یکم اکتوبر کو دِل کے درد کا شدید دَورہ پڑا۔ مقامی طور پر علاج کروایا گیا لیکن وقفہ وقفہ سے تین دن لگاتار حملے ہوتے رہے ۴۴

۴۴ مورخہ ۵ ستمبر کو امرتسر لیجایا گیا جہاں سول ہسپتال میں داخل کر لیا گیا ہے علاج جاری ہے۔ موصوفہ بہت کمزور ہو گئی ہیں احباب ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دُعا فرمادیں۔ خاکسار، محمد انعام غوری

ہمارے آقا کی باتیں

۱۳ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعرات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی احبابِ جماعت کے ساتھ ایک اجتماعی ملاقات

اشاعت و غلبہ اسلام کی عالمگیر مہم میں بعض نئی کامیابیوں کا ایمان افروز تذکرہ

جمعرات کا دن پاکستان میں بسنے والے بہت سے احمدیوں کے لئے گویا ایک عید کا دن ہوتا ہے کیونکہ یہ روز ان کے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے مخصوص ہوتا ہے اس روز پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر کے احاطے میں بہت گہما گہمی اور رونق ہوتی ہے ملک کے کونے کونے سے اپنے امام کے پُرنور چہرے کی ایک جھلک دیکھنے والے کھنچے چلے آتے ہیں۔ دفتر کھلتے ہی دوسرے شہروں اور قصبات سے تشریف لانے ملاقات کے مشتاق افراد اپنے نام لکھانے شروع کر دیتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے کسی کام سے آئے ہوتے ہیں بہت سے اپنے نجی مسائل کے لئے مشورے کرتے ہیں۔ کوئی ملک سے باہر جا رہا ہے اور اپنے امام سے ملاقات کرنے آیا ہے۔ مگر بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو محض اپنے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے دور دراز سے آتے ہیں یہ صبح آٹھ بجے سے دفتر میں آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ حضور پُرنور پہلے انفرادی ملاقاتیں کرتے ہیں اور اس کے بعد جماعت یا علاقہ وار اجتماعی ملاقات ہوتی ہے۔ یہ اجتماعی ملاقات گویا روحانی باپ کی اپنے بچوں سے بے تکلف نشست ہوتی ہے جس میں حضور ایدہ اللہ اپنے ہلکے پھلکے انداز میں معرفت کے خزانے لٹاتے اور عرفان کے موتی رولتے ہیں۔

۱۳ ستمبر ۱۹۷۹ء کو جمعرات کے روز بھی مشتاقانِ دید کا ایک ہجوم بے پناہ جمع تھا۔ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر کے لان میں شامیانہ تنا ہوا تھا۔ احباب کرسیوں پر بیٹھے اپنی اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔ آج کے دن حضور نے دو اجتماعی ملاقاتیں کیں ایک میں متفرق احباب تھے جبکہ دوسری ملاقات شیخوپورہ کی جماعت سے تھی۔

حضور کے ارشادِ عالیہ کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"مجھے دو دن سے بخار آرہا ہے اس وقت بھی بڑی کمزوری محسوس ہو رہی ہے آپ نے بلایا اس لئے میں آگیا ہوں ورنہ مجھے اس وقت بستر میں لیٹا ہوا ہونا چاہیئے تھا"

ایک مخلص دوست نے عرض کیا حضور ہم تو چاہتے ہیں کہ حضور صرف دو منٹ کے لئے ہی سہی بس ایک دفعہ تشریف لے آئیں۔ یہ گویا سب لوگوں کے دل کی آواز تھی احباب اپنے آقا کے ایک ایک لفظ کو روح کی گہرائیوں میں اتارنے کے لئے ہمہ تن گوش تھے میرے پاس ایک بوڑھے بزرگ بیٹھے تھے ان کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے فاصلہ محض چند فٹ کا تھا حضور ناسازی طبع کی وجہ سے بہت آہستہ آواز میں گفتگو فرما رہے تھے پہلے تو یہ بزرگ حضور کی طرف جھک کر سنتے رہے پھر تھوڑا سا آگے کھسکے۔ اس پر بھی جب ان کی کمزور سماعت کی تسلی نہ ہوئی تو کھسکتے کھسکتے بالکل حضور کے قدموں میں پہنچ گئے۔ میرے پیچھے بیٹھے ہوئے لوگ حضور کے ارشادات سننے کے لئے مجھ پر گرے پڑ رہے تھے۔ الغرض روحانی کیف و سرور کا ایک عجیب منظر تھا حضور فرما رہے تھے:۔

"اللہ تعالیٰ جماعت پر اتنا فضل کرتا ہے ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد کرنی چاہیئے۔ دو چار خوشخبریاں ہیں وہ میں جماعت کو سنا دیتا ہوں۔ ہماری صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم کے تحت بیرونی ملکوں میں بعض نئے مشن کھولنے کا پروگرام تھا یورپ کے کئی ملکوں میں ہمارے مشن نہیں ہیں۔ نماز پڑھنے کے لئے بھی کوئی جگہ نہیں۔ احمدی گھروں میں ہی نماز پڑھتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایک مکان یا ایک کمرہ ہی ایسا ہو جہاں پر احبابِ جماعت اکٹھے ہو سکیں۔

یورپ میں تین ملک ہیں جو کہ اکٹھے سیکنڈے نیوین ممالک کہلاتے ہیں یہ ممالک ڈنمارک، سویڈن اور ناروے ہیں ڈنمارک میں مشن قائم ہیں ایک بڑی خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے وہاں بڑا کام ہو رہا ہے۔ پڑھے لکھے بہت سارے لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں۔ بڑے فعال لوگ ہیں۔ وہاں میٹنگیں ہوتی ہیں ملاقاتیں وغیرہ ہو رہی ہیں بڑا کام ہو رہا ہے۔ ڈنمارک کی مسجد اتنی خوبصورت کہ جو سیاح وہاں کوپن ہیگن کا شہر دیکھنے آتے ہیں وہاں کا محکمہ سیاحت اس شہر کے خاص خاص دیکھنے والے مقامات کی جو فہرست سیاحوں کو مہیا کرتا ہے اس میں ہماری مسجد بھی شامل ہے۔

اس کے ساتھ ہے سویڈن اس کے ساحلِ سمندر پر گوٹن برگ ایک شہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا کہ ۱۹۷۵ء میں ڈیڑھ پونے دو ایکڑ زمین ایک پہاڑی کی چوٹی پر ہمیں مل گئی پتہ نہیں یہ جگہ کیوں خالی پڑی تھی اس میں میدان کوئی نہیں تھا بڑی بڑی چٹانیں تھیں۔ اللہ نے ہمارے لئے رکھی ہوئی تھیں۔ وہاں بالکل چوٹی پر ۱۹۷۵ء میں میں نے مسجد کی بنیاد رکھی۔ میں ان دنوں بڑا سخت بیمار پڑا تھا مجھے گردے میں سخت تکلیف ہو گئی تھی اس کے علاج کے لئے میں گیا تھا ۱۹۷۶ء میں میں نے اس مسجد کا افتتاح کیا اس مسجد سے سارا شہر نظر آتا ہے۔ بڑا خوبصورت شہر ہے اس کا نظارہ ہو جاتا ہے۔

ناروے میں کافی جماعت بن چکی ہے باہر سے کافی لوگ وہاں گئے ہیں یہاں پر کافی عرصہ سے کوشش کر رہے تھے کہ اچھی جگہ مل جائے مگر زمین بڑی مہنگی مل رہی تھی اس وقت اتنے پیسے بھی نہیں تھے یہ یورپ کے چھوٹے چھوٹے ملک ہیں مگر ان میں بھی جرمنی اور فرانس کی طرح مہنگائی بہت ہو گئی ہے۔ یہ ممالک آپس میں لڑتے بھی نہیں مگر پھر بھی مہنگائی بہت ہے اب وہاں سے خط آیا ہے کہ پندرہ لاکھ کرونر میں میرے خیال میں دو روپے سے کچھ زائد کا ہے ایک کرونا یعنی قریباً تیس پینتیس لاکھ روپے میں ایک مکان مل رہا ہے۔ چار کنال زمین میں دو کنال جگہ خالی ہے جس پر بعد میں مسجد بنائی جا سکتی ہے۔ دو کنال میں بڑے بڑے کمرے ہیں جنہیں مسجد اور لائبریری کے طور پر استعمال کرنے کے بعد دو خاندان علیحدہ علیحدہ رہ سکتے ہیں پہلے طبیعت اس کی خرید کی طرف مائل نہیں تھی۔ اب فیصلہ کیا ہے کہ اس جگہ کو خرید لیا جائے۔ مگر اس میں آپ لوگوں نے یعنی پاکستان کی جماعتوں نے ایک دھیلہ نہیں دینا معاشی حالات کی وجہ سے پہلے ہی رکی ہیں اور پابندیاں لگا رکھی ہیں حکومت نے کہ کوئی پیسہ باہر نہ جائے جا ہی نہیں سکتا۔ اس میں مالی لحاظ سے آپ کا کوئی حصہ نہیں ہوگا مگر آپ کی دعاؤں کا حصہ اس نسبت سے زیادہ ہونا چاہیئے۔

کل ایک گھنٹہ لگا کر میں نے یورپ اور دیگر جماعتوں کے صد سالہ جوبلی کے چندہ کا حساب لگایا تو مجھے پتہ چلا کہ ایک ایک ملک میں اتنی رقم جمع ہو چکی ہے کہ وہ اکیلا ہی تیس لاکھ روپیہ دے سکتا ہے مگر اتنا بوجھ اس پر نہیں ڈالنا اس لئے یہ کیا ہے کہ تین ممالک پر زیادہ بوجھ اور باقی تین ممالک پر نسبتاً کم بوجھ ڈال کر اس جگہ کو خرید لیا جائے گا انشاء اللہ۔ خدا کرے کہ اس وقت تک یہ بک نہ چکی ہو۔ کیونکہ کچھ عرصہ گذر چکا ہے اطلاع ملنے پر۔ یہ اتنا بڑا فضل ہے خدا تعالیٰ کا کہ جس نے اس طرح انتظام کیا ہے ایک وقت میں جماعت کی یہ حالت تھی کہ ہالینڈ میں مسجد بنانی تھی جماعت غریب تھی اس کے باوجود اس کے مرد قربانیاں دے رہے تھے حضرت مصلح موعودؓ نے ان کی قربانیاں دیکھ کر سوچا کہ مردوں سے اپیل نہ کریں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے عورتوں سے اپیل کی کہ ہالینڈ میں مسجد بنانی ہے۔ چندہ دو تو ہماری نوبیاہتا نوجوان بچیوں نے اپنے زیور لا کر پیش کر دیئے اور برصغیر کی ساری احمدی عورتوں نے زیور بیچ کر ہالینڈ کی مسجد بنا دی بہت خوبصورت مسجد بنا دی اس وقت سونے کی قیمت بھی کم تھی مگر مزدوری اور دیگر اخراجات

بھی کم تھے غالباً کل چار پانچ لاکھ روپے خرچ آیا ہوگا۔ مگر اب یورپ میں جو مہنگائی بڑھ گئی ہے لیکن جتنی مہنگائی اب دنیا میں بڑھی ہے اس سے زیادہ فضل خدا کا اس جماعت پر ہوا ہے اس وقت جماعت کو چار پانچ لاکھ روپیہ بھی دینا مشکل تھا اس لئے عورتوں سے اپیل کی گئی مگر آج آپ کے پاس اتنی رقم جمع ہے کہ آپ کو ایک دھیلا بھی نہیں دینا پڑے گا اور ہم نے یورپ کو کہہ دیا ہے کہ اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ کیونکہ اس وقت نہ مرد اور نہ عورت روپیہ بھیج سکتی ہے قانون کی پابندی ہے۔ مگر قانون کی پابندی تو زمین پر ختم ہو جاتی ہے آپ نے تو آسمان پر چھلانگ لگانی ہے دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے (ان المساجد للہ) اس گھر میں برکت اور اس کا اور محمد کا نام پھیلانے میں یہ مساجد اور مشن ہاؤس حصہ لیں اور اسلام پھیلائیں۔

پس خوشخبری یہ ہے کہ ناروے میں خدا نے ہماری جماعت کو جو کہ ایک غریب جماعت ہے باوجود اقتصادی بحرانوں کے جو کہ ساری دنیا میں ہیں یہ جگہ خریدنے کی توفیق دے دی ہے۔ ہم کسی اور وجہ سے انکار کر دیں تو یہ اور بات ہے اس وجہ سے انکار نہیں کریں گے کہ پیسے نہیں ہیں یہ اللہ کا فضل ہے۔

باقی جو ملک رہ گئے ہیں فرانس، بیلجیم، سپین اور اٹلی ہیں۔ ہم سارے یورپ کے ممالک میں مساجد بنانا چاہتے ہیں جو کام شروع کرو حرکت میں برکت ہوتی ہے، خدا خود برکت دیتا ہے۔ فرانس اور بیلجیم میں ایک سال میں مشن قائم ہو جائے گا انشاء اللہ۔ سپین ہے وہاں کہتے تھے کہ مشن قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ میں نے دو سال پہلے کہا کہ یہ یورپ کا بہت امیر علاقہ ہے ایک جگہ کارخانے لگ گئے تو وہ جگہ مہنگی ہو گئی مگر جس دوسری جگہ کی آبادی وہاں سے اٹھ کر کارخانوں والی جگہ پر آ گئی وہاں قیمتیں کم ہو گئیں۔ مانگ کم ہو گئی تو قیمتیں کم ہو گئیں۔ یہ اقتصادیات کا اصول ہے میں نے کہا مبلغوں کو تم میڈرڈ وغیرہ کے پیچھے پڑے ہو۔ وہاں سستی زمین ملنا ممکن نہیں۔ چنانچہ ہمارے ایک مبلغ نے جسے میڈرڈ سے اتنی محبت نہیں قرطبہ کے قریب ایک قطعہ زمین ڈھونڈا ہے سات ہزار پاؤنڈ میں پہلے کہتے تھے کہ ستر۔ اسی ہزار پاؤنڈ سے کم جگہ نہیں مل سکتی۔ یہ جگہ قرطبہ سے تیس پینتیس

فرانس سے کئی رپورٹیں آ رہی ہیں کہ کام شروع ہو گیا ہے اب یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کونسا علاقہ مناسب ہے کہ وہاں پر مشن قائم کیا جائے وہاں بھی انشاء اللہ جلد ہی مشن بن جائے گا۔ فرانسیسی بولنے والے مبلغ تیار ہو رہے ہیں ہم مبلغین کو مختلف زبانیں سکھا رہے ہیں ناروے ڈنمارک اور سویڈن میں مبلغ وہاں کی زبان بولتے ہیں یوگوسلاویہ زبان سیکھنے کے لئے ہم نے ایک نوجوان مبلغ کو جامعہ کا امتحان پاس کرتے ہی یوگوسلاویہ بھیج دیا۔ خدا کے فضل کا ہم شکر نہیں ادا کر سکتے کہ ہم نے ایک بچہ بھیجا یوگوسلاویہ کمیونسٹ ملک ہے بہت سی پابندیاں ہیں اس نے البانوی زبان کا امتحان بی اے کی سطح پر دیا ہے اب ایم اے کر رہا ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں البانوی بولنے والے بہت سے لوگ بستے ہیں جو کارخانوں میں اور دیگر جگہوں پر کام کرتے ہیں۔ ہمارے سوئٹزرلینڈ مشن نے دعوت کا اہتمام کیا جس میں پندرہ بیس البانوی زبان بولنے والے افراد کو بلایا ہمارے اس مبلغ نے جو البانوی زبان میں ایم اے کر رہا ہے ان سے ان کی زبان میں گفتگو کی دو تین گھنٹے یہ گفتگو جاری رہی اس کے بعد ان میں سے ایک شخص نے جو کہ البانوی زبان کا چوٹی کا ماہر تھا ہمارے سوئٹزرلینڈ کے مبلغ کو بتایا کہ میں نے اپنی ساری عمر میں آج تک کسی غیر البانوی کو اتنی اچھی البانوی زبان بولتے نہیں دیکھا۔ یہ خدا کا فضل ہے یوگوسلاویہ میں دو زبانیں بولی جاتی ہیں مسلمانوں میں البانوی زبان بولی جاتی ہے اور دوسرے حصہ میں ایک اور زبان ہے کہا گیا اس مبلغ کو وہ زبان بھی سکھاؤ میں نے کہا نہیں اگلے سال ایک اور شخص کو بھیجیں گے بیلجیم میں فرنچ بولنے والے رہتے ہیں جب وہاں مشن کھولیں گے تو وہاں کی زبان بولنے والے ہونگے بیلجیم میں ایک احمدی نے ایک کیتھولک لڑکی سے شادی کی ہے جس لڑکی سے شادی کی ہے وہ اپنے باپ کی اکیلی اولاد ہے اس کا نہ کوئی اور لڑکا ہے نہ لڑکی باپ بہت بڑا زمیندار ہے اس لڑکی کے اب تک اولاد نہیں ہوئی پانچ سال ہو گئے ہیں شادی کو۔ لڑکی کا باپ بھی فکر میں ہے اگر لڑکی کے اولاد نہ ہوئی تو ساری جائیداد اس خاندان کے ہاتھ سے نکل جائے گی اس کیتھولک لڑکی نے اپنے خاوند کے خط کے ساتھ مجھے خط لکھا ہے دعا کے لئے۔ میرے ذہن میں آتا ہے (کہ میں الا اللہ خدا ہے اس کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں) اسے یہ کہوں کہ اگر تم ایک دو چار کنال زمین

اسلام کی اشاعت کے لئے دے دو تو خدا سے امید ہے کہ وہ میری دعاؤں کو قبول کرے گا۔ اگر ایسا ہوا تو وہاں مشن قائم کر دیا جائے گا انشاء اللہ۔

اٹلی میں بھی میں نے کوشش کی تھی اور کہا تھا کہ میں نے روم میں مسجد نہیں بنانی۔ روم میں وہ لوگ مسجد بنائیں گے جن کے پاس پیسہ ہے اور جو کہیں گے کہ ہم دس کروڑ روپے کی لاگت سے اتنی بڑی مسجد بنائیں گے جس کے اتنے ستون اتنی محرابیں ہونگی اور اتنی خوبصورت مسجد ہوگی۔ مجھے یہ نہیں چاہیئے جو اٹلی کا شمال مغربی حصہ ہے اس میں فائدہ یہ ہے کہ وہ یوگوسلاویہ کے ساتھ ملتا ہے اس کے ساتھ ہنگری اور آسٹریا ہیں میں نے کہا کہ اس جگہ ایک گاؤں میں زمین لیں وہاں پر ہمارا ایک مرکز بن جائے گا۔ وہاں سے ایک مبلغ صبح کو یوگوسلاویہ جا کر شام کو واپس آ سکے گا، اتنا قریب ہے ہمارے سامنے تو مسجد نبوی کی مثال ہے کہ جس کی چھت کھجور کے تنوں اور پتوں سے ڈالی گئی تھی اور صحابہ کا کہنا ہے کہ جب بارش ہوتی اور ہم سجدہ کرتے تو ناک اور ماتھے پر کیچڑ لگ جاتی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت خدا پر توکل کرتے ہوئے مدینہ میں ایک مسجد بنا دی تھی اور اس مسجد میں کئی مہینے تک دو بھی صفیں پوری نہیں ہوتی تھیں اس وقت اس کا احاطہ بڑا تھا مگر وہ مسجد بھی چھوٹی ہو گئی۔ جب ہم نے مسجد اقصیٰ بنائی تھی تو لوگوں نے کہا کہ بہت بڑی بن گئی ہے اب اس میں بھی نمازی باہر نکل جاتے ہیں جب بھی احمدی خدا کے حضور عاجزانہ جھک کر دعائیں مانگے گا اس کے لئے خدا کی رحمت کے سامان مہیا ہو جائیں گے انشاء اللہ۔

جماعت کی مساعی سے یورپ میں بڑا انقلاب پیدا ہوا ہے کسی وقت پادریوں نے سارے یورپ میں یہ کہا ہوا تھا کہ نعوذ باللہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا اس کا مطلب یہ تھا کہ اسلام کے پاس دلائل نہیں اسلام احسان کی طاقت نہیں رکھتا اس کی تعلیم میں حسن و جذب نہیں نور نہیں جو سینوں کو منور کر سکے صرف تلوار ہے ایک وقت میں تلوار تھی جس کی اس کی اشاعت ہوئی وغیرہ وغیرہ اپنی خلافت کے زمانہ میں جب میں پہلی مرتبہ یورپ کے دورے پر گیا تو مجھ سے دو دفعہ یہ سوال پوچھا گیا کہ آپ ہمارے ملک میں کیسے اسلام پھیلائیں گے اس صحافی کے پوچھنے کا مطلب یہ تھا کہ اسلام تو تلوار کے زور سے پھیلا ہے تلوار ہم نے چھین لی اب بتائیں کہ

اسلام کس طرح پھیلائیں گے تو میں نے کہا کہ ہم پیار سے آپ کا دل جیتیں گے جس طرح بجلی کا کرنٹ لگتا ہے اس طرح وہ صحافی چونکے یہ بات سن کر اس پر میں نے بتایا کہ یہ ہے اسلام کی تعلیم۔ اسلام کو تو سمجھتے نہیں اور اعتراض کر دیتے ہو ایک وہ زمانہ تھا جبکہ ۱۹۲۴ء میں لندن میں مسجد بنی کہ پورے یورپ میں اسلام کے خلاف تعصب پھیلا ہوا تھا۔ اب آہستہ آہستہ یہ زمانہ آ گیا ہے کہ بڑے محقق جو ہیں ان کی اکثریت عزت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتی ہے۔ پہلے تو وہ اتنا گند بکتے تھے جس کی کوئی حد نہیں۔ آکسفورڈ میں جب میں پڑھتا تھا تو میں نے ایک انگریز دوست سے اسلام پر بات شروع کی اور میرا خیال تھا کہ دو چار دفعہ اور اس سے بات شروع کی تو اس پر اچھا اثر ہو جائے گا اس کے بعد اس کو کسی نے بتایا کہ پادری مارگولیتھ کا لٹریچر پڑھو۔ یہ بڑا گندہ لٹریچر ہے اور اس میں بہت گالیاں بھری ہیں چنانچہ پانچ چھ دن تک وہ لڑکا نہ ملا پھر ایک دن نظر آیا تو میں اس کے پاس گیا مگر اس نے سیدھے منہ بات ہی نہ کی میں نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اس نے مارگولیتھ کی کتاب پڑھی ہے جو کہ سراسر جھوٹ کا پلندہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ایسا ہے کہ عقلاً اور منطقی طور پر اس مقام کو پہنچنے والے کسی شخص کو گالی دی ہی نہیں جا سکتی دنیا سے اتنا پیار کرنے والا دنیا کی ہر قسم کی خیر خواہی کا سامان قرآن کریم کی شکل میں لانے والا، دنیا میں ہر شخص کی فلاح و بہبود کے سامان کرنے والا۔ چاہے کوئی شخص اسلام لائے یا نہ لائے یہ الگ بات ہے۔ مگر ایسے آدمی کو گالیاں دی گئیں اب وہ زمانہ نہیں۔ اب ان کو صحیح اسلام کا پتہ لگ گیا ہے اب یہ پلٹا کھایا ہے حالات نے صحافی بڑے تیز ہوتے ہیں۔ مگر میں نے اپنی پریس کانفرنسوں کے بعد صحافیوں کو آنسوؤں سے روتے دیکھا ہے۔ ایک صحافی عورت نے کہا کہ اسلام کی اتنی حسین تعلیم ہے مگر آپ اتنی دیر کے بعد کیوں آئے ہیں یہ تعلیم ہم کو پہلے کیوں نہیں بتائی۔

حضور نے آخر میں فرمایا:- آج جو میں نے خوشخبریاں آپ کو بتائی ہیں یہ اسی سال کے اندر اندر ملی ہیں، خدا مبارک کرے اب میں تھک گیا ہوں مجھے اجازت دیں۔"

اس وقت دن کے ڈھائی بج چکے تھے اور ہمارے آقا صبح آٹھ بجے سے ملاقاتوں میں مصروف تھے باوجودیکہ آپ بیمار تھے مگر آپ کا نورانی چہرہ احباب جماعت کو دیکھتے ہی کھل جاتا تھا خدا تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہمیشہ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین (الفضل ۱۹ ستمبر ۱۹۷۹ء)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

تیسری آخری قسط

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

از محمد انعام غوری

علمی غلبہ کی بشارت

اب میں آپ کے سامنے اس پیشگوئی کا ذکر کرتا ہوں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے علمی غلبہ کی بشارت دی تھی۔

یہ زمانہ جو علم اور روشنی کا زمانہ کہلاتا ہے اس میں علوم جدیدہ سائنس، فلسفہ اور ہیئت نے اس قدر ترقی کر لی ہے کہ گزشتہ زمانوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ ان علوم جدیدہ کے دعویداروں نے مذہب اور مقدس صحیفوں کو دقیانوسی خیالات کا مجموعہ قرار دیا اور ہر طرف سے مذہب کو بے کار اور بے سود ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ایسے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علوم جدیدہ کے مذہب پر حملوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا علم مجھے دیا گیا ہے جس علم کی رُو سے میں کہتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملے سے اپنے تئیں بچائے گا۔ بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں بھی ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنتوں کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۴ و صفحہ ۲۵۵)

معزز سامعین یہ پیشگوئی ۱۸۹۲ء کی ہے اس کے چار سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی زندگی میں ۱۸۹۶ء میں علمی لحاظ سے ایک عظیم الشان فتح اس وقت آپ کو حاصل ہوئی جبکہ جلسہ اعظم مذاہب منعقدہ لاہور میں جملہ مذاہب کے نمائندگان اپنے اپنے مذہب کی وکالت اور نمائندگی کرنے کے سلسلہ میں مدعو کئے گئے تھے۔ اسلام کے سپہ سالار بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے ایک لیکچر تیار فرمایا اور اس کے متعلق پہلے ہی سے بذریعہ اشتہار یہ اعلان فرما دیا کہ:۔

"مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ وہ حاضر ہوں اور اس کو اوّل سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی"۔

(۲۱ر دسمبر ۱۸۹۶ء)

چنانچہ مذاہب عالم کے اس جلسہ میں دنیا نے وہ علمی معجزہ دیکھا جو عصا ئے موسیٰ سے بھی اپنی شان و شوکت میں زیادہ تھا اور تمام لوگ جو اس جلسہ میں حاضر تھے کیا دوست اور کیا دشمن سبھوں نے اقرار کیا کہ واقعی آپ کا مضمون سب مضامین پر بالا ہے صرف ایک رائے آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔ اخبار "چودھویں صدی" راولپنڈی کے ایڈیٹر صاحب نے اس کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا:۔

"ہم مرزا صاحب کے مرید نہیں ہیں اور نہ ان سے ہم کو کوئی تعلق ہے لیکن انصاف کا خون ہم کبھی نہیں کر سکتے اور نہ کوئی سلیم الفطرت اور صحیح کانشنس اس کو روا رکھ سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب قرآن شریف سے دئے اور تمام بڑے بڑے اصول اور فرعیات اسلام کو دلائل عقلیہ سے اور براہین فلسفہ کے ساتھ بہترین ترتیب دیا پہلے عقلی دلائل سے الہیات کے فلسفہ کو ثابت کرنا اور اس کے بعد کلام الٰہی کو بطور حوالہ پڑھنا ایک عجیب شان رکھتا تھا ...... غرضیکہ مرزا صاحب کا لیکچر بحیثیت مجموعی ایک مکمل اور حاوی لیکچر تھا جس میں بے شمار حقائق و معارف و حکم و اسرار کے موتی چمک رہے تھے اور فلسفہ الہیہ کو ایسے ڈھنگ سے بیان کیا گیا تھا کہ تمام اہل مذاہب ششدر ہو گئے تھے۔"

(یکم فروری ۱۸۹۷ء)

اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے سلطان القلم بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ اس علم کلام کی مدد سے جس میں قرآنی حقائق و معارف کے دریا موجزن ہیں آج جماعت احمدیہ نہ صرف علوم جدیدہ کے حملوں کی مدافعت کر رہی ہے بلکہ اس کی جہالتیں دنیا پر ثابت کر رہی ہے۔

چنانچہ موجودہ وقت میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن ایدہ اللہ بنصرہ نے مغربی ممالک کے اپنے حالیہ دوروں میں ہی مختلف فکر کے چوٹی کے دانشوروں۔ مفکروں۔ سکالروں سائنس دانوں۔ ڈاکٹروں اور فلاسفروں سے گفتگو کے دوران علوم جدیدہ کی جہالتیں ثابت کرتے ہوئے اسلام و قرآن کی صداقتوں کو پیش کر کے ان کو لاجواب کر دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق علوم جدیدہ کے ماہرین کی زبانیں، اسلام کے اس سپہ سالار کے سامنے گنگ ہو جاتی ہیں چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے بار ہا دلائل کے ساتھ یہ بات آج کی ترقی یافتہ دنیا کے سامنے بیان فرمائی کہ اشتراکی نظام، سرمایہ دارانہ نظام اور جتنے بھی نظام اس وقت دنیا میں پائے جاتے ہیں سب کے سب آج کی دنیا کے مسائل کو حل کرنے اور موجودہ بے چینی کو دور کرنے میں ناکام ہو گئے حضور نے تہذیب نو کے دعویداروں کے سامنے تہذیب نو کی ایسی داستاں عطیاں پیش کیں کہ ان کی گردنیں شرم سے جھک گئیں چنانچہ تہذیب نو کی جہالتوں کو پیش کرتے ہوئے آپ نے ثابت فرمایا کہ جو تہذیب انسان کی بنیادی ضروریات اور حقوق کی تعیین نہیں کر سکتی اس تہذیب نے دنیا میں کیا امن قائم کرنا ہے۔ پھر کبھی ڈاکٹروں کی ٹیم سے آپ کی ملاقات ہوتی ہے تو آپ انہیں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ان اصولوں کو جو آج سے چودہ سو سال قبل عرب کے ایک اُمّی انسان کو بتلائے گئے تھے تم ان کو نظر انداز کر کے ترقی حاصل کرنا چاہتے ہو تو یہ تمہاری بھول ہے چنانچہ بار ہا مثالیں دے کر آپ نے انہیں شرمندہ کیا کہ ایک وقت میں وہ ایک دوائی کی ایجاد کرتے ہیں اور اس کے بے شمار فوائد بتاتے ہیں اور ابھی ایک سال بھی نہیں گزرتا کہ اعلان کرتے ہیں کہ وہ دوائی بالکل استعمال نہ کرو انہی تحقیق نے اسے خطرناک زہر ثابت کر دیا ہے۔

پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے امام عالی مقام کے بعد جماعت کے افراد بھی اپنی اپنی خدا داد استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق قرآن کریم کے نور سے اپنے سینوں کو منور کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے لیس ہو کر علوم جدیدہ کے مقابلہ پر اتر آئے ہیں۔ چنانچہ جناب پروفیسر عبدالسلام صاحب نے قرآنی صداقت خلقنا کل شیٍٔ زوجین کی روشنی میں ایک کامیاب ریسرچ دنیا کے سامنے پیش کر کے خود ترقی یافتہ دنیا کو حیران کر دیا۔ اسی طرح گیانی واحد حسین صاحب مرحوم کے بیٹے مکرم محی الدین صاحب کی مثال بھی حضور نے اپنے خطبات میں بیان فرمائی ہے کہ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے آیت قرآنی کل یوم ھو فی شان کی تفسیر سنی تو انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ کھانے والی ہر چیز پر ایٹمی رد عمل مختلف ہوتا ہے چنانچہ حکومت جرمنی کی طرف سے سکالرشپ پر جب وہ ایٹم کے بارہ میں ریسرچ کرنے کے لئے گئے تو انہوں نے اپنے پروفیسر وں سے کہا کہ وہ اس موضوع پر ریسرچ کرنا چاہتے ہیں کہ اٹامک انرجی کا اثر گیہوں پر اور قسم کا ہوتا ہے اور چاول پر اور قسم کا ہے اور مکئی پر اور قسم کا ہے تو ان کے پروفیسر کہنے لگے کیا تم پاگل ہو گئے ہمارے دماغ میں تو یہ بات کبھی نہیں آئی۔ چنانچہ بڑی مشکل سے انہوں نے اس موضوع پر ریسرچ کی اجازت حاصل کی اور ریسرچ

کے بعد ان قرآنی صداقت کو ثابت کر دکھایا کہ اٹامک انرجی کا کھانے کی ہر چیز پر مختلف اثر ہوتا ہے اور اس ریسرچ پر جرمن پروفیسر بڑے حیران ہوئے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق جماعت احمدیہ کے ذریعہ علوم جدیدہ پسپا ہو رہے ہیں چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"جماعت احمدیہ کا ذہن اور نورِ فراست میدان میں کھڑا ہے اور اسلام کو پسپا نہ ہونے دیگا علوم جدیدہ ہی پسپا ہوں گے اور ان کے مقابلہ میں اسلام فتح پائے گا۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۷۷ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضمن میں واضح طور پر پیشگوئی فرمائی ہے کہ:۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔

سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۹۷)

انذاری پیشگوئیاں

مخالفت اور مخالفین کے عبرتناک انجام کی پیشگوئیاں

یہ مضمون تشنۂ تکمیل رہے گا اگر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے سلسلہ کے دشمنوں اور مخالفوں کی نسبت پیشگوئیوں اور انکے عبرتناک انجام کا ذکر نہ کروں۔

اللہ تعالےٰ نے ایک طرف تو آپ کو جماعت کی ترقی اور اس کے اطرافِ عالم میں پھیل جانے کے متعلق بشارات دیں اور دوسری طرف آپ کو یہ خبر دی کہ آپ کی مخالفت ہوگی مگر اللہ تعالےٰ مخالفوں کو ناکام و نامراد رکھے گا۔ نمونہ کے طور پر میں چند ایک پیشگوئیاں کا اس وقت ذکر کروں گا۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا:۔

(۱) اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ

یعنی جو تجھے رسوا کرنے کی فکر میں ہے میں اسے رسوا کروں گا

(۲) اِنَّ فِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَ جُنُوْدَھُمَا کَانُوْا خَاطِئِیْنَ

(تذکرہ صفحہ ۴۹۲)

فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں اور ہامان یعنی وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں اور ان کے ساتھ کے لوگ جو ان کا لشکر ہیں یہ سب خطا پر تھا۔ انی مع الافواج اٰتیک بغتۃً میں تمام فوجوں کے ساتھ یعنی فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔

(۳) ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوگئے اور وہ آپ بھی ہلاک ہوگیا اس کو نہیں چاہئے تھا کہ وہ اس فتنہ میں دخل دیتا یعنی اس کا بانی ہوتا مگر ڈرتے ڈرتے۔ اور تجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچیں گی مگر اسی قدر جو خدا نے مقرر کی یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہے تا وہ تجھے بہت ہی پیار کرے۔"

(تذکرہ صفحہ ۳۷۵)

(۴) "مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلت اور اہانت اور ملامتِ خلق۔"

(تذکرہ صفحہ ۳۰۲)

(۵) وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَاءَ کُلَّ مُمَزَّقٍ یَوْمَئِذٍ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ - یعنی مخالف فاش شکستوں سے پارہ پارہ ہو جائیں گے اور اس دن مومن خوش ہوں گے پہلا گروہ بھی اور پچھلا گروہ بھی۔ پس یقیناً سمجھو کہ وہ دن آنے والے ہیں کہ وہ سب باتیں پوری ہوں گی جو الہام الٰہی میں آچکیں دشمن شرمندہ ہوگا اور مخالف ذلت اٹھائے گا اور ہر ایک پہلو سے فتح ظاہر ہو جائے گی۔"

(تذکرہ صفحہ ۲۵۳)

(۶) اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ - سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ

(تذکرہ صفحہ ۶۵۲)

ان الہامات میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک زمانہ قبل اطلاع دیدی کہ آپ کی مخالفت ہوگی اور آپ کی جماعت کی بھی مخالفت آپ کے مشن کو نیست و نابود کرنے کے لئے دشمن ایڑی چوٹی کا زور لگائے گا اور بتایا گیا ہے کہ اس مخالفت میں افراد بھی سامنے آئیں گے جماعتیں بھی مقابل پر آئیں گی۔ اور حکومتیں بھی ٹکر لینے کی کوشش کریں گی۔ لیکن خدا تعالےٰ علام الغیوب اور قادر مطلق اور عزیز ذو انتقام نے پہلے سے یہ خبر بھی دے دی تھی کہ دشمن ذلیل و رسوا ہوگا۔ جماعتیں اور پارٹیاں اور گروہ متحد ہو کر مقابل پر آئیں گے لیکن جلد ہی آپس میں پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے حکومتیں بھی اپنی طاقت و قوت و اقتدار و حشمت کے بل بوتے پر اس الٰہی جماعت کو مٹانے کے لئے کوشش کریں گی لیکن وہ بھی بالآخر پاش پاش ہو جائیں گی۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شدید ترین معاند مولوی محمد حسین بٹالوی کا انجام دنیا کے سامنے ہے انہوں نے کہا تھا کہ میں نے ہی اس شخص کو اُٹھایا تھا اب میں ہی گراؤں گا چنانچہ ہندوستان کے جنوب سے لے کر شمال تک کا دورہ کیا اور فتویٰ تکفیر تیار کر کے دو سو علماء کے دستخط اس پر ثبت کروا کر شائع کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی انذار کے مطابق اس کو متنبہ کر دیا تھا کہ ؎

اے بپئے تکفیر ما بستہ کمر
خانہ ات ویران تو در فکرِ دگر

اے وہ شخص جو ہمیں کافر ٹھہرانے کے درپہ ہے تیرا اپنا گھر ویران ہے اور تو دوسروں کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ آج ذرا نظر اٹھا کر دیکھئے اور تلاش کیجئے کہ کہاں ہے وہ محمد حسین بٹالوی جس نے خدا کے مسیح اور خدا کے شیر کو گرانے کا دعویٰ کیا تھا آج اس بٹالوی کا تو بٹالہ کے لوگ بھی نام نہیں جانتے اور اس کے گھر کی ویرانی ملاحظہ کیجئے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی جس کی تین بیویاں۔ تین لڑکیاں اور پانچ لڑکے تھے آج ان کا نام و نشان نہیں اور ابھی چند سال ہوئے ان کا ایک لڑکا عیسائی ہو کر مرا ہے یہ سب ذلت و رسوائی اور خانہ بربادی خدا کے مسیح کی مخالفت اور تکفیر کا نتیجہ ہے۔ جو مسلمانوں اور دیگر اقوام کے سامنے ہے۔

پھر اس کے بعد جماعتی زندگی کے اس نوے سالہ دور میں کن کن ابتلاؤں اور کن کن مخالفتوں سے جماعت کو گزرنا پڑا اس تفصیل کو چھوڑتے ہوئے صرف اس حالیہ مخالفت کا مختصر ذکر کرتا ہوں جو ہمارے ہمسایہ ملک میں بین الاقوامی سازش کے مطابق شروع کی گئی اس عرصہ میں جسقدر اس سلسلہ کو مٹانے کی کوششیں کی گئیں۔ اور جسقدر انسانیت سوز مظالم جماعت احمدیہ پر ڈھائے گئے وہ ایک خونین باب ہے جس کو دنیا کی تاریخ نے اپنے سینے میں محفوظ کر لیا ہے اب اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں لیکن فرعونوں اور ہامانوں کا جو انجام ہمارے سامنے ہے ایک شخص متنافس کی ذلت اور اہانت اور ملامت خلق کی جو خبریں آج ہم سن رہے ہیں وہ دنیا کے لئے عبرت کا سامان بہم پہنچا رہی ہیں اس کی تفصیل میں جانے کا موقعہ نہیں لیکن اتنا عرض کروں گا کہ وہ شخص جس نے اپنی کرسی کی خاطر معصوم جانوں کا قتل عام کرایا۔ ہاں وہ شخص جس نے طاقت کے نشے میں چور ہو کر یہ بڑ ہانکی تھی کہ میں ان کے ہاتھ میں کشکول پکڑا دوں گا۔ ہاں وہ شخص جس کو ملاؤں نے یہ اُمید دلائی تھی کہ اگر تم احمدیوں کو کافر قرار دو گے تو ہم اپنی داڑھیوں سے تمہارے جوتوں کی پالش کریں گے ذرا آنکھ اُٹھا کر دیکھئے کہ اس کا کیا انجام ہوا۔ اس سلسلے میں زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ۔۔۔ بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اُکھڑ سکوں اگر ان کے پہلے اور پچھلے اور ان کے زندے اور مُردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل میں بنا کر ان کے منہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو ناخنوں تک زور لگاؤ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔"

(ضمیمہ اربعین ۳۔۴) (باقی)

جماعت ہائے وادیٔ کشمیر کا تربیتی دورہ (بقیہ صفحہ اوّل)

اس امر کی طرف اشارہ فرمایا کہ ابتداء اسلام میں معاندین نے مسلمانوں کو کس قدر تکلیف پہنچائی - اور مسلمانوں نے صبر و استقلال کا مظاہرہ کیا - اسی طرح آج بھی احمدیوں کو آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے ہی نقش قدم پر چلتے ہوئے مصائب برداشت کرنے چاہئیں - اور صبر کا نمونہ دکھانا چاہئیے - اللہ ان مسلمانوں کو ہدایت دے جو اسلام کے نام پر ایسی کاروائیاں کرتے ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے والی ہیں - بعدہٗ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر جلسہ نے خطاب فرمایا - آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دائمی شریعت قرآن کریم حضرت نبی کریم ﷺ پر نازل فرمائی - اس مقدس صحیفے میں اللہ تعالیٰ نے وہ تمام اصول اور راستے وضاحت کے ساتھ بیان فرما دیئے جن پر چل کر انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے - اور نبی کریم ﷺ نے ان راستوں کو اختیار کر کے بنی نوع انسان کے لئے اعلیٰ نمونہ چھوڑا ہے - آپ نے احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ قرآن کریم کو بغور پڑھیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں - آخر میں حضرت میاں صاحب نے حاضرین سمیت دعا فرمائی اور یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا - جلسے کے بعد مہمانانِ کرام محترم غلام محمد صاحب لون کے مکان پر کاٹھ پورہ تشریف لے گئے - رات وہیں قیام رہا -

ہاری پاری گام

مورخہ ۱۲ ستمبر ۹ بجے حضرت میاں صاحب اور محترم امینی صاحب یاری پورہ کے احباب سے رخصت ہو کر تقریباً دس بجے ہاری پاری گام تشریف لے گئے - جماعت احمدیہ ہاری پاری گام نے معزز مہمانوں کا استقبال کیا - بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد ہاری پاری گام میں ایک جلسہ زیر صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی منعقد ہوا - مکرم مقبول احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب کی نظم خوانی کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے خطاب فرماتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ روز بروز ترقی کرتی چلی جارہی ہے - اس ترقی کو مخالفین اچھی نظر سے نہیں دیکھتے اور جماعت کو نقصان پہنچانے کی مکریں رچتے ہیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جماعت احمدیہ ترقی کرتی ہی چلی جائے گی - آپ نے یہ نصیحت فرمائی کہ جماعت کے احباب کو آپس میں بہت زیادہ متحد رہنا چاہیئے - اتحاد میں بہت برکت ہے - اس اجلاس کی دوسری تقریر خاکسار محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ سری نگر کی تھی - خاکسار نے احباب کرام کو جوبلی منصوبہ کی خصوصی عبادات کی طرف توجہ دلائی - آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطاب فرمایا - آپ نے جماعت کے احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ آئندہ صدی انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ اسلام کی صدی ہوگی - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہمیں اس کے لئے تیار رہنا ہے - اور وہ تیاری اس طرح ہو سکتی ہے کہ ہم قرآن کریم خود پڑھیں اپنے بچوں کو پڑھائیں - اور ان کی صحیح رنگ میں تربیت کریں - جلسے کے آخر پر ولی محمد صاحب راتھر صدر جماعت احمدیہ ہاری پاری گام نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا - اور حضرت مسیح موعودؑ کی بعض پیشگوئیاں بیان فرمائیں - اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا -

مورخہ ۱۳ ستمبر کو ہر دو بزرگان ہاری پاری گام سے روانہ ہو کر دوپہر کو بالسو پہنچ گئے - ظہر و عصر کی نمازیں احمدیہ مسجد بالسو میں ادا کی گئیں -

ناصر آباد

مورخہ ۱۳ ستمبر پانچ بجے شام ہر دو بزرگان بالسو سے روانہ ہو کر ناصر آباد تشریف لے گئے - برلب سڑک جلسہ گاہ ناصر آباد کے قریب جماعت احمدیہ شورت اور جماعت احمدیہ ناصر آباد کے اراکین نے محترم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد کی زیر قیادت شاندار استقبال کیا - استقبال کے بعد نعرہ ہائے تکبیر اور درود شریف پڑھتے ہوئے جلوس معزز مہمانوں کو لے کر بستی میں داخل ہوا - اور حضرت میاں صاحب نے تھوڑی دیر مسجد میں قیام فرمایا - بعد ازاں آپ محترم مبارک احمد صاحب ظفر کے مکان پر تشریف لے گئے -

مسجد ناصر آباد میں تربیتی جلسے کا انعقاد

مورخہ ۱۳ تبوک بعد نماز مغرب و عشاء محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے جلسے کا آغاز ہوا - تلاوت کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا - اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس و الثمرات وبشر الصابرین پڑھ کر اپنی تقریر کا آغاز فرمایا اور کم و بیش ایک گھنٹہ سامعین سے ولولہ انگیز خطاب فرمایا - مولانا صاحب کی تقریر کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے احباب سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا - ہر روحانی جماعت کو ابتداء میں تکالیف اور ابتلاؤں کے دور میں سے گذرنا پڑا - اور خود رسول کریم ﷺ کو بھی اور آپ کے صحابہ کو بھی دین کی راہ میں بہت قربانیاں پیش کرنی پڑیں - قرآن کریم میں ہمیں یہ پیشگوئی بھی ملتی ہے - واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم - چنانچہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں بھی آپ لوگوں کو اس قسم کی قربانیاں پیش کرنے کا موقعہ ملا - آپ نے یہ نصیحت فرمائی کہ احباب زیادہ سے زیادہ قرآن کریم پڑھیں اور اس کی تعلیمات کو اپنے ذہنوں میں مستحضر کریں - دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا -

خطبہ جمعہ

مورخہ ۱۴ ستمبر کو محترم حضرت مرزا وسیم احمد صاحب نے احمدیہ مسجد ناصر آباد میں نماز جمعہ سے قبل ایک بصیرت افروز خطبہ دیا - جس میں آپ نے جماعت کو صبر اور دعاؤں سے کام لینے کی تلقین فرمائی - اور خاص طور پر قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف سامعین کو متوجہ کیا -

شورت

مورخہ ۱۴ تبوک پانچ بجے شام مہمانان کرام ناصر آباد سے ملحق گاؤں شورت تشریف لے گئے - جماعت احمدیہ شورت نے محترم محمد عبداللہ صاحب ڈار صدر جماعت احمدیہ کی زیر قیادت مہمانان کرام کا شاندار استقبال کیا - استقبال کے بعد درود پڑھتے ہوئے جلوس گاؤں میں داخل ہوا - بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد شورت میں ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ صاحب شروع ہوا - تلاوت مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب نے فرمائی - نظم مکرم عبدالعزیز صاحب ڈار نے پڑھی - بعد ازاں مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار نے مہمانان کرام کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں اس امر پر خوشی کا اظہار کیا گیا تھا کہ مرکز سلسلہ سے دو بزرگان یہاں تشریف لائے ہیں -

بعدہٗ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقریر فرمائی - آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ سپاسنامہ جو ابھی پیش کیا گیا اس میں شورت کے لئے مبلغ کا مطالبہ کیا گیا ہے - آپ نے بتایا کہ اس وقت کل ۳۱ مبلغین ہندوستان میں کام کر رہے ہیں - ان ۳۱ میں سے نو مبلغین کرام جموں کشمیر میں متعین ہیں - اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مرکز جموں و کشمیر کی تبلیغ و تربیت کی طرف کس قدر توجہ دے رہا ہے - ان مستقل مبلغین کے علاوہ ہر سال تعطیلات میں تربیتی وفود بھی مرکز کی طرف سے کشمیر بھجوائے جاتے ہیں - بعد ازاں آپ نے تربیتی امور کی طرف احباب کرام کو توجہ دلائی - اس اجلاس کی آخری تقریر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تھی - آپ نے علالت طبع کے باوجود ایک مختصر تقریر فرماتے ہوئے جماعت کے افراد کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنی اور اپنے بچوں کی تربیت فرمائیں اور غیروں کے لئے اعلیٰ نمونہ پیش کریں - ان کے ساتھ حسن سلوک کریں - بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا - رات کو مہمانانِ کرام ناصر آباد تشریف لے گئے -

کوریل و آسنور

مورخہ ۱۵ تبوک پانچ بجے شام محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی آسنور تشریف لے گئے - جماعت احمدیہ آسنور نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا - رات قیام آسنور رہا - دوسرے دن آپ کوریل تشریف لے گئے - اور متاثرہ مکانات کو دیکھا - ۵ اپریل ۷۹ء کو کوریل میں بارہ مکانات کو جلا دیا گیا تھا - اسی گاؤں میں محترم مولوی نور احمد صاحب مرحوم کو شہید کر دیا گیا تھا -

تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۶ تبوک شام کو احمدیہ مسجد آسنور میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا - جس میں مکرم مولانا مقبول احمد صاحب نے تلاوت کی - اور مکرم عبدالحکیم صاحب نے نظم پڑھی - بعد ازاں ہر دو بزرگان نے تربیتی امور پر خطاب فرمایا -

میشہ واڑہ - زرقن - مانلو - صوفن نامن

مورخہ ۱۷ تبوک ۹ بجے صبح ہر دو بزرگان آسنور سے روانہ ہو کر گیارہ بجے میشہ واڑ پہنچ گئے - مکرم غلام رسول صاحب اور مکرم جلال الدین صاحب نے بزرگان کا استقبال کیا - اس گاؤں میں تین احمدی گھرانے ہیں - ۵ اپریل ۷۹ء کو دو مکانات جلا کر خاکستر کر دیئے گئے تھے - اور غلام رسول صاحب کے مکانات کو لوٹ لیا گیا اور توڑ پھوڑ دیا گیا تھا - اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مکان زیر تعمیر ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مکمل ہو جائیں گے - بزرگان کرام

متاثرہ احباب کو تسلی دی اور ایمان افروز واقعات سنے۔ یہاں کے ایک نوجوان منیر احمد ابن جلال الدین صاحب نے ۵ اپریل کو بہت اعلیٰ نمونہ دکھایا جب بلوائی ان کے مکان کو جلا رہے تھے اور ان سے مطالبہ کر رہے تھے کہ احمدیت سے انکار کر دیں تو انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ "ہمیں جلا دو تباہ کر دو مگر ہم احمدیت کو نہیں چھوڑ سکتے"۔ حضرت میاں صاحب اس واقعہ کو سن کر بہت خوش ہوئے اور اس نوجوان کے لئے دعا فرمائی۔

میتہ واڑ سے چار کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک اور گاؤں زرقن ہے جہاں ہمارے ایک ہی احمدی دوست مکرم محمد رمضان صاحب مقیم ہیں۔ ان کا گھر بھی ۵ اپریل کو منہدم کر دیا گیا تھا۔ حضرت میاں صاحب سخت نزلہ وزکام اور راستہ وموسم کی خرابی کے باوجود زرقن تشریف لے گئے۔ مولوی محمد رمضان صاحب زرقانی نے ایک غیر احمدی پڑوسی کے مکان پر بیٹھنے کا انتظام کیا تھا۔ مگر حضرت میاں صاحب نے فرمایا "مولوی صاحب چلیں اپنے گھر میں بیٹھیں گے"۔ اور وہاں سے اس منہدم گھر کے صحن میں تشریف لے آئے جو مولوی محمد رمضان صاحب کا اپنا تھا۔ صحن میں رکھے شہتیر پر آپ تشریف فرما رہے اور دعا کے بعد واپس میتہ واڑ تشریف لے آئے۔ میتہ واڑ سے یہ قافلہ مانلو کے لئے روانہ ہوا۔ مانلو میں احمدیوں کے آٹھ مکانات ۵ اپریل ۱۹۷۹ء کو جلا دیئے گئے تھے۔ اور ایک احمدیہ مسجد بھی جلا کر خاکستر کر دی گئی تھی۔ اب یہ مکان زیر تعمیر ہیں۔ انشاء اللہ بہت جلد مکمل ہو جائیں گے۔ ہر دو بزرگان متاثرہ مکانوں کو دیکھنے گئے بعد میں اجتماعی دعا فرمائی۔ رات حضرت میاں صاحب صوفن نامن میں تشریف فرما رہے۔

گاگرن۔ رشی نگر

مورخہ ۱۸ اکتوبر کو حضرت میاں صاحب صوفن نامن سے رشی نگر کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں تھوڑی دیر گاگرن ٹھہرے۔ بعد نماز مغرب وعشاء محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت احمدیہ مسجد رشی نگر میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم عبد السلام صاحب لون سیکرٹری مال رشی نگر نے معزز مہمانوں کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ بعد ازاں ہر دو بزرگان نے تربیتی امور کی طرف احباب جماعت کی توجہ مبذول فرمائی۔ حضرت میاں صاحب نے اپنے خطاب میں یہ بتایا کہ جماعت کے افراد کو اس قربانی سے بھی بڑھ کر قربانیاں پیش کرنی پڑیں جو آپ نے ۵ اپریل ۱۹۷۹ء کو پیش کی ہیں۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور جماعت کے ایک بہت بڑے حصے کو اپنے مکانوں جائیدادوں اور وطن کو چھوڑنا پڑا۔ اور بعد بیں وہ اپنے مکانوں کی شکل بھی نہ دیکھ سکے۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنی عمر کے آخری ایام میں قادیان دارالامان کو یاد کرتے رہے۔ مگر آپ قادیان تشریف نہ لا سکے۔ حضرت میاں صاحب نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ آپ کے تو صرف مکانات جلائے گئے جو کچھ تو تعمیر ہو رہے ہیں اور بقیہ انشاء اللہ جلد تعمیر ہو جائیں گے۔ آخر میں دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

نوٹ: قارئین کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۷۹ء کو رشی نگر میں احمدیوں کے ایک سو مکانات جلا دیئے گئے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے مکانات تعمیر ہو رہے ہیں۔ کچھ تو تعمیر ہو چکے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو جلد تعمیر ہو جائیں گے۔ حضرت میاں صاحب کے سامنے ایک رشی نگر کے دوست نے بتایا "کہ ہمیں خود بھی معلوم نہیں یہ مکان کیسے بنتے چلے جا رہے ہیں"۔ یہ اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی فضل وتائید ہے جو ہمارے شامل حال ہے۔

ماندوجن

مورخہ ۱۹ اکتوبر کو حضرت میاں صاحب اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ماندوجن کے لئے روانہ ہوئے۔ ماندوجن پہنچنے پر جماعت نے معزز مہمانوں کا شاندار استقبال کیا۔ اور درود پڑھتے ہوئے جلوس کی شکل میں احباب جماعت گاؤں میں داخل ہوئے۔ ٹھیک دوپہر ایک بجے حضرت میاں صاحب نے احمدیہ مسجد ماندوجن کی جدید عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ مورخہ ۵ اپریل کو مخالفین نے اس مسجد کو بالکل منہدم کر دیا تھا۔ سنگ بنیاد رکھنے کے بعد جلسہ حضرت میاں صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت مکرم طاہر احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اپنے مخصوص انداز میں اُن کارروائیوں کی سخت مذمت کی جو اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں نے ۵ اپریل کو کیں۔ آپ نے سوال کیا کیا یہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے؟

آخر میں آپ نے احباب جماعت کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا جماعت احمدیہ ضرور ترقی کرے گی اور ترقی کو کوئی نہیں جو روک سکے۔ آپ کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

آج جس مسجد کی بنیاد رکھی گئی ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ اسے توحید کا مرکز بنائے۔ اور ہمیشہ اس کو آباد رکھے۔ اور آپ مسجد کو آباد رکھیں اللہ تعالیٰ آپ کے گھروں کو آباد رکھے گا۔ اسی طرح آپ نے بعض اہم تربیتی امور کی طرف بھی اپنے خطاب میں حاضرین کی توجہ مبذول کرائی۔ ماندوجن میں ایک دوست غلام قادر صاحب بانڈے ولد عبد الرحیم صاحب بانڈے بیعت فارم پُر کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

چولگام ریسٹ ہاؤس میں دعوت عصرانہ

مورخہ ۱۹ اکتوبر شام پانچ بجے چولگام ریسٹ ہاؤس میں مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد نے حضرت میاں صاحب اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کے اعزاز میں ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا۔ جس میں بعض غیر از جماعت دوست بھی شریک تھے۔ گروپ تصاویر لینے کے بعد ایک مجلس منعقد ہوئی۔ تلاوت مکرم عبد الحلیم صاحب نے کی بعد ازاں محترم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت ناصر آباد نے انگریزی زبان میں معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ نوجوان قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے ایسے خدام ہیں جو بنی نوع انسان کی خدمت کرتے ہیں۔ پس ہمارے نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے دائرہ اثر میں احمدیت کی ضرور تبلیغ کریں۔

بعد ازاں حضرت میاں صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو یہ بشارت دی تھی کہ تجھ کو ماننے والے ہمیشہ غالب رہیں گے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جب چوہدری محمد ظفر خان صاحب لندن جانے لگے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ انگلستان میں بہت تنگ ہے۔ وہ شراب کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ لندن میں شراب پینا لازمی ہے۔ آپ نے لندن جا کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا ہے۔ اور یہ ثابت کرنا ہے کہ اسلام نے جو شراب نہ پینے کا حکم دیا ہے حقیقتاً وہی حکم قابل عمل ہے۔ چنانچہ حضرت چوہدری صاحب نے اپنی عملی زندگی میں ثابت کر دیا کہ اسلامی اصولوں پر چل کر اور اسلامی نمونہ اپنا کر انسان دنیا میں بلند مقام حاصل کر سکتا ہے۔ پھر حضرت میاں صاحب نے شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ وہ ایک مشہور وکیل اور ماہر قانون تھے۔ اُنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر وادی کشمیر میں تقسیم ملک سے قبل بہت سے مظلوموں کے مقدمات میں بلا فیس وکالت کی۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ چند سال قبل سری نگر میں مجھے ایک نوجوان ملا۔ باتوں باتوں میں میں نے اُسے بتایا کہ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ میرے خالو تھے۔ تو وہ نوجوان شیخ بشیر احمد صاحب کا نام سنتے ہی زار زار رونے لگا۔ پھر اس نے بتایا اگر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے میرے باپ کو قتل کے ایک مقدمہ میں بلا فیس وکالت کر کے بری نہ کروایا ہوتا تو وہ پھانسی پر چڑھ گیا ہوتا۔ اور آج ہمارا وجود ہی دنیا میں نہ ہوتا۔ اس مثال کے ذریعہ آپ نے وکلاء حضرات کو یہ نصیحت کی کہ وہ مظلوموں کی مدد کریں۔ اور ایک احمدی وکیل کو ایسے کسی بھی مقدمہ کی وکالت نہیں کرنی چاہیئے جس میں اُسے علم ہو جائے کہ یہ مقدمہ جھوٹا ہے۔

حضرت میاں صاحب کی تقریر کے بعد محمد امین صاحب ایڈووکیٹ نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ اور آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا ہوئی۔ دعا کے بعد نفیس چائے معہ لوازمات مہمانان کرام کے سامنے پیش کی گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ باری پورہ سے عبد المجید صاحب ٹاک ایڈووکیٹ اور آسنور سے عبد الحکیم صاحب نے اس تقریب میں شرکت کی۔

اونہ گام، ترکپورہ

مورخہ ۲ ستمبر کو حضرت میاں صاحب اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کشمیر رات چوہدری عبد الحفیظ صاحب کے مکان پر قیام فرمانے کے بعد اونہ گام کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں تھوڑی دیر سری نگر احمدیہ مسجد میں ٹھہرے جہاں جماعت احمدیہ سری نگر کے افراد نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں آپ اونہ گام اور ترکپورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں معزز مہمانوں نے متاثرہ مکانوں کو دیکھا اور مصیبت زدہ احمدی احباب سے اظہار ہمدردی فرمایا۔ انکی دوبارہ آبادکاری کے لئے دعائیں فرمائیں۔

سری نگر میں خطبہ جمعہ: مورخہ ۲ اکتوبر کو اونہ گام سے تشریف لانے کے بعد آپ نے احمدیہ مسجد سری نگر میں ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے فرمایا احمدی احباب اور نوجوانوں کو ہر میدان کو اپنا صحیح اور اسلامی نمونہ پیش کرنا چاہیئے اور اپنا حلقہ تبلیغ وسیع کرنا چاہیے اور اُن تمام سعید روحوں تک پیغام حق پہنچانا چاہیئے جن تک پیغام احمدیت نہیں پہنچا۔

سری نگر میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۲ اکتوبر بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد میں ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی محمد ایوب صاحب نے کی اور نظم محمد عثمان صاحب زرقانی نے پڑھی۔ بعد ازاں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے احباب جماعت سری نگر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ کی دیرینہ خواہش تھی کہ سری نگر میں ایک وسیع اور خوبصورت مسجد ہو چنانچہ اب یہ مسجد بن چکی ہے آپ کو چاہئے کہ اس مسجد کو زیادہ سے زیادہ آباد رکھنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح اپنی اولاد کی تربیت، چندوں کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ آپکے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمایا۔ سری نگر میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحقیق کے مطابق حضرت مسیح ناصریؑ کی قبر ہے اس لئے یہاں کے احمدی احباب پر بہت زیادہ ذمہ داریاں ہیں لہٰذا یہاں کے احباب کو بہت زیادہ مستعد ہونا چاہیئے اور یہ ذمہ داریوں کو خاص طور پر نبھانا چاہیئے۔ دعا سے قبل ایک نکاح کا اعلان فرمایا دعا کے بعد یہ مجلس برخاست ہوئی۔

روانگی برائے قادیان: مورخہ ۱۳ ستمبر کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور مکرم قمر الدین صاحب درویش
۴۴
قادیان کیلئے روانہ ہو گئے۔ جماعتہائے کشمیر کے بہت سے احمدیوں نے اپنے معزز مہمانوں کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ **شکریہ:** خاکسار ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے معزز مہمانوں کی کسی نہ کسی طرح خدمت کی جزاہم اللہ تعالیٰ۔ اسی طرح خاص طور پر مکرم مبارک احمد صاحب انجنیئر راج باغ سری نگر کا مشکور ہے جنہوں نے اپنی کار معزز مہمانوں کو سفر کے لئے دی۔ اسی طرح قمر الدین صاحب درویش جنہوں نے اس کار کو ڈرائیو کیا۔ محترم عبد الحمید صاحب ٹاک محترم ... اد تنہ محترم پروفیسر مبارک احمد صاحب بجو شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنے وقت کی قربانی کی اور حسب ضرورت سفر میں حضرت میاں صاحب کے ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

درخواستِ دُعا

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ربوہ سے خاکسار کو تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"ہماری بہن صاحبزادی سیدہ امۃ الباسط صاحبہ بیگم محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم کو عرصہ سے سر درد کی مستقل شکایت رہتی ہے لیکن گذشتہ ۱۷-۱۸ دنوں سے انہیں لگاتار کافی زیادہ سر درد کی شکایت تھی - ۳-۴ دن ہوئے یکدم انہوں نے محسوس کیا کہ ان کی آنکھوں پر اثر ہے اور پوری طرح ٹھیک نظر نہیں آرہا۔ صاف بھی نظر نہیں آتا فیلڈ آف ویژن (Field of Vision) بھی کم ہو گئی ہے۔ دو تین روز مقامی طور پر علاج ہوتا رہا پھر مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب آئی سپیشلسٹ لاہور سے آئے تھے انہوں نے بتایا کہ موصوفہ کی آنکھوں کی نروز (Nerves) کمزور ہو گئی ہیں نیز سکڑ گئی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف دوائیاں دے گئے ہیں نیز مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔

محترمہ ہمشیرہ امۃ الباسط صاحبہ فرماتی ہیں کہ درویشان کرام نیز جملہ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کر دیں بذریعہ اعلان ہذا جملہ قارئین بدر سے بھی دعا کی درخواست کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے موصوفہ کو کامل صحت دے آمین۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

اعلاناتِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی جماعت احمدیہ قادیان نے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان ۴ر اکتوبر کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں فرمایا:-

(۱) عزیزہ عابدہ بانو صاحبہ دختر محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب تاجر ساکن بھدرواہ شہر (علاقہ جموں) کا ہمراہ عزیزم الطاف حسین صاحب بی۔ایس۔سی پسر محترم عبدالقدیر صاحب نائیک سیکرٹری امور عامہ ساکن آسنور ضلع اسلام آباد (کشمیر) بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر۔

دُعا کے لئے مختلف مدات، اعانتِ بدر، شکرانہ فنڈ میں مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب نے ۲۵ روپے اور مکرم عبدالقدیر صاحب نے ۷۰ روپے دئے ہیں۔

(۲) عزیزہ نصرت شاہین صاحبہ دختر محترم مظہر حسین صاحب بریلوی ساکن قادیان ہمراہ عزیز مبارک احمد صاحب ولد مکرم حکمت اللہ صاحب ساکن قادیان بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر۔

مہربانی فرما کر احباب ہر دو رشتوں کے سلسلہ احمدیہ اور ان خاندانوں کے لئے بابرکت ہونے کے واسطے دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ ملک صلاح الدین درویش قادیان

درخواست دُعا:- مکرم شمسور خان صاحب کرنگ اڑیسہ کو بفضلہ تعالیٰ ملازمت مل چکی ہے ۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے مزید ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ منیجر بدر

ڈاکٹر سید منصور احمد کلینک مظفر پور بہار میں

پریکٹس کا نادر موقع

ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب، کا کلینک مظفر پور بہار میں قریباً نصف صدی سے بنی نوع انسان کی خدمت کر رہا ہے اور پورے علاقہ میں اس کی شہرت اچھی ہے اس اثر کو لمبے عرصہ تک قائم رکھنے اور محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے تعاون کے لئے ہمیں ایک نوجوان احمدی ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو ڈاکٹر صاحب کے ساتھ پریکٹس کرے اور اپنی محنت اور لگن سے اس علاقہ میں اپنا ایک مقام بنالے انشاء اللہ چند سالوں میں ہزاروں روپیہ ماہوار کی اُمید ہے۔ Exray clinic اور Pathological Laboratory بھی قائم کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی احمدی ڈاکٹر یہاں پریکٹس شروع کرنے کا خواہشمند ہو تو درج ذیل پتہ پر خط و کتابت کرے

خاکسار: سید داؤد احمد "دی بھارت میڈیکل ہال" کلیانی" مظفر پور بہار پن ۸۴۲۰۰۱)

بقیہ اداریہ صفحہ ۲

آخر مرید ہی ہوں گے تو ایسا کریں گے۔ اس زمانہ میں دیکھو کیسی بے عزتی کرتے ہیں مگر اس زمانہ میں جو ثواب ہے وہ پھر نہ ہوگا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۲۵)

پس اب بھی موقع ہے کہ ہمارے بھائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور خدا تعالیٰ سے دُعا کریں اور قبولِ حق کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ اُمتِ محمدیہ کے افراد کو خصوصاً اور تمام بنی نوع انسان کو عموماً توفیق بخشے کہ وہ امام الزمان حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو کر روحانی نعمتوں سے مالا مال ہو جائیں۔ اللّٰھم آمین۔

ولادت

(۱) عزیز وسیم احمد صاحب فاروقی آف جے پور کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۶/۹/۷۹ کو لڑکی عطا فرمائی ہے جو مکرم عبدالشکور صاحب کی پوتی اور خاکسار کی نواسی ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام "امۃ الہادی زبدہ" تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر دے اور نومولود کو خادم دین بنائے آمین

خاکسار خلیل الرحمٰن منیجر بدر

درخواستِ دُعا

مکرم بشیر احمد صاحب کلکتہ سے مرمت مقاماتِ مقدسہ و صدقہ کی مدات میں مبلغ ۱۰۰/ روپے دیتے ہوئے اپنے بھائی مکرم خلیل احمد صاحب اور زبیر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ اور بچی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور کرے اور دین و دنیا میں ترقی عطا فرمائے آمین

خاکسار: چوہدری مختار احمد قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS
KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONE NO 52325/52686 P.P.

ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز ۲۲/۲۹ مکھنیا بازار کانپور (یوپی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار۔ موٹر سائیکل، سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32 SECOND MAIN ROAD
C.I.T COLONY
MADRAS-600004
PHONE NO 76360

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی

مورخہ ۱۳؍۱۴؍اکتوبر ۱۹۷۹ء کو بمبئی میں آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان شرکت فرمائیں گے۔

بمبئی کے مہاتما جیوتی پاٹھ میں ۱۳؍اکتوبر کو جلسہ پیشوایانِ مذاہب اور ۱۴؍اکتوبر کو "موجودہ زمانے میں مذہب کی ضرورت" پر جلسہ ہوگا۔ احباب اس کانفرنس کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ بمبئی

شاہجہانپور میں!
جماعتہائے احمدیہ اترپردیش کی تیرھویں سالانہ کانفرنس

احباب جماعتہائے احمدیہ اترپردیش و راجستھان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۴؍۲۵؍اکتوبر کو شاہجہانپور میں احمدیہ مسلم کانفرنس منعقد ہوگی۔

- جس میں محترم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان شرکت فرمائیں گے۔
- جماعتہائے احمدیہ اترپردیش۔ راجستھان اور ہندوستان کے احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ کثیر تعداد میں شرکت فرما کر کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔
- ریلوے اسٹیشن اور بس اسٹینڈ سے بذریعہ رکشا بہادر گنج رکشا اسٹینڈ تشریف لادیں جس کے سامنے "احمدی اینڈ کو" کا نمایاں بورڈ نصب ہے۔ وہیں پہنچنا ہوگا۔ انشاء اللہ خدام ریلوے سٹیشن پر استقبال کے لئے موجود ہوں گے۔
- اترپردیش اور راجستھان کی جماعتیں مندرجہ ذیل پتہ پر چندہ برائے کانفرنس ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔
- کانفرنس کی نمایاں کامیابی کے لئے خصوصی درخواست دعا۔
- قیام و طعام کا انتظام مقامی احباب جماعت اور کانفرنس کے ذمہ ہوگا البتہ ہلکا بستر ہمراہ لائیں۔

جنرل سیکرٹری	خاکسار	سیکرٹری
ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی	عبد الحق فضل مبلغ و صدر مجلس استقبالیہ	محمد شاہد صاحب وسیم ایڈوکیٹ

C/O AHMADIA CO
BHADUR GANJ
SHAHJAHANPUR - 242001 (U.P)

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام!

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں ان بھائیوں کے ذمہ ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم ایک درویش بھائیوں کے استعمال میں آجاتا ہے۔

۲۔ بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں انکی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کا انتظام کردئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے سو ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جو غیر معمولی مہنگائی کا دور چل رہا ہے اس سے گوشت کی قیمت بھی متاثر ہوئی اس وجہ سے اس سال ایک جانور کی قیمت پہلے سے زیادہ ہوگئی ہے۔ کم از کم ۱۸۰/- روپیہ میں ایک جانور کا انتظام ہوگا۔ اگر دوست ۲۰۰/- روپیہ برائے فی جانور قربانی بھجوا دیں تو قربانی کیلئے بہتر جانور خریدنے میں سہولت ہوگی۔ بیرونی ممالک کے احباب کی اطلاع کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پوری کرنے والے جانور کی قیمت تقریباً ۱۱ پاؤنڈ یا ۲۵ امریکن ڈالر یا ۲۹ کینیڈین ڈالر ہے اس حساب سے دوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگا کر رقم بھجوا دیں اور براہ مہربانی عید سے پہلے ضرور اطلاع بھجوا دیں تاکہ اگر رقم کیش ہونے میں تاخیر بھی ہو تو رقم کا پیشگی انتظام کر کے ایسے اصحاب کی طرف سے عید کے موقع پر قربانی کا انتظام کرا دیا جائے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے اصحاب کی قربانیوں کو قبول فرمائے آمین

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس
کی
تاریخوں میں تبدیلی ——— اب ۱۱؍۱۲؍نومبر ۱۹۷۹ء

صوبہ بہار کی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دوسری آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس اب ۳۔۴ نومبر کی بجائے ۱۱؍۱۲؍نومبر ۷۹ء بروز اتوار سوموار کو صوبہ بہار موسی بنی مائنز میں حسب ذیل پروگرام کے مطابق منعقد ہوگی انشاء اللہ۔

(۱) جلسہ پیشوایانِ مذاہب۔ پروگرام کے مطابق ۲ بجے شام صوبہ بہار ۱۱؍نومبر ۱۹۷۹ء کو "بازی میدان" میں منعقد ہوگا۔

(۲) جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲؍نومبر ۷۹ء کو مسجد احمدیہ موسی بنی مائنز کے صحن میں ہوگا۔

(۳) بیرونی صوبہ جات سے تشریف لانے والے مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کا انتظام کانفرنس کی انتظامیہ کے ذمہ ہوگا۔

(۴) موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

(۵) صوبہ بہار کی جماعتیں "چندہ برائے کانفرنس" صدر مجلس استقبالیہ کے نام ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(۶) صوبہ بہار کی تمام جماعتیں اپنے نمائندگان کو کانفرنس میں بھیج کر کانفرنس ۲۲ کو ہر جہت سے کامیاب بنائیں۔

خاکسار
عبد الرشید ضیاء مبلغ بھاگلپور

صدر مجلس استقبالیہ:- شیخ ابراہیم ع۲ احمدیہ لائنز موسی بنی مائنز ضلع سنگھ بھوم (بہار)

NO2, Ahmadiyya Lines
MOSA BANI MINES
Dist: SINGHBHOOM (BIHAR)

اخبار قادیان:- مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کا سالانہ اجتماع مورخہ ۵؍اکتوبر کو بعد نماز جمعہ شروع ہو کر تین روز جاری رہنے کے بعد مورخہ ۷؍اکتوبر کو نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں دی جائیگی